هفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۱ر شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ
۲۵ر نومبر ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ◎ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْهِمْ فَذَکَرَ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ"، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ. فَاِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٭

ترجمہ:- حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (وہ بیان کرتے ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ تعالےٰ پر ایمان لانا سب سے افضل اعمال ہیں (یہ سن کر) ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ فرمائیے کہ اگر میں راہِ خدا میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہاں! اگر تم راہ خدا میں مارے جاؤ۔ اور جمے رہو۔ اور ایمان کے ساتھ امید ثواب رکھو (میدان میں) دشمن کی طرف رُخ کئے رکھو۔ اور پشت پھیر کر نہ بھاگو (تو گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے (ابھی کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا۔ فرمائیے۔ اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں، تو کیا میرے گناہ معاف معاف ہو جائیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ہاں! بشرطیکہ تم جمے رہو۔ اور ایمان کے ساتھ ثواب کی امید رکھو دشمن کی طرف منہ رکھو۔ اور پشت نہ پھیرو، البتہ قرض معاف نہ ہو گا۔ اس لئے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہی (حکم آلہٰی) پہنچایا ہے (مسلم)

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَیْنَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: فِی الْجَنَّةِ، فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ کُنَّ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٭

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں) کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر میں (راہ خدا میں مارا جاؤں۔ تو کس جگہ ہوں گا؟ آپؐ نے فرمایا۔ جنّت میں (یہ سن کر) جو کھجوریں اس کے ہاتھ میں تھیں، اس نے پھینک دیں پھر قتال کیا، حتیٰ کہ شہید ہو گیا (مسلم) ٭

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ وَ جَاءَ الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا یُقَدِّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اِلٰی شَیْءٍ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ" فَدَنَا الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" قَالَ یَقُوْلُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ "نَعَمْ" قَالَ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَا یَحْمِلُكَ عَلٰی قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟" قَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: "فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا" فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَیِیْتُ حَتّٰی اٰکُلَ تَمَرَاتِیْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَیَاةٌ طَوِیْلَةٌ قَرَمٰی بِمَا کَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰی قُتِلَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ،

اَلْقَرَنُ بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ هُوَ جُعْبَةُ النُّشَّابِ ٭

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ (واقعہ بدر نقل کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چل دیئے۔ اور مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے۔ اور مشرکین بھی آ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں آگے نہ بڑھوں تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف پیش قدمی نہ کرے۔ پھر جب مشرکین قریب آ گئے تو رسول اللہ نے ارشاد فرمایا۔ اب جنّت میں جانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ جس کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے (حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ عمیرؓ بن الحمام الانصاری کہنے لگے کہ یا رسول اللہ جنّت کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہاں (جنّت کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے) حضرت عمیرؓ نے کہا واہ! واہ!! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ حضرت عمیرؓ نے عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم!— یا رسول اللہ میں نے یہ بات صرف اس امید پر کہی تھی کہ میں بھی جنّت والوں میں سے ہو جاتا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اہل جنّت میں شامل ہو تو حضرت عمیرؓ نے کچھ چھوہارے اپنے ترکش میں سے نکالے اور انہیں کھانا شروع کیا، پھر کہنے لگے کہ اگر میں اپنے ان چھوہاروں کو ختم کرنے تک زندہ رہا۔ تو بڑا وقت ہو جائے گا (یہ کہہ کر) جو کچھ چھوہارے ان کے پاس تھے انہیں پھینک دیا اور کفار سے قتال کیا، یہاں تک کہ شہید ہو گئے (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

"القرن" قاف اور راء کے زبر کے ساتھ ہے، تیر رکھنے کا تھیلہ (ترکش)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلی فون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۲ | ۱۱ ر شعبان المکرم ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۵ ر نومبر ۱۹۶۶ء | شمارہ ۲۸

مفتی محمود مدظلہ کی گرفتاری

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے قائد مولانا مفتی محمود کو جشنِ ملتان میں ہونے والی خرافات کے خلاف احتجاج کے سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اگرچہ اخبارات کی اطلاعات کے مطابق ان کی گرفتاری ۱۵۱، ۱۰۷ کے تحت اندیشہ نقض امن کا الزام لگا کر کی گئی ہے مگر درحقیقت ان کو اور ان کے دیگر ساتھیوں کو جن میں ملتان کے چار سرکردہ وکلاء، بریلوی مکتبۂ فکر کی درسگاہ انوار العلوم کے شیخ الحدیث نظام اسلام پارٹی، جماعت اسلامی اور کونسل مسلم لیگ کے لیڈر اور دو مخلص ترین قومی کارکن شیخ یعقوب اور حکیم سیّد انور علی شاہ شامل ہیں اس وقت گرفتار کیا گیا جب کہ وہ جشن منانے کے خلاف احتجاج کرنے والے ایک جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ ہماری اطلاعات کے مطابق ان گرفتاریوں کے بعد ملتان شہر میں شدید ہیجان پایا جاتا ہے اور مذہب پسند حلقے اور عوام ضلعی حکّام کی روش پر سخت احتجاج کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تادمِ تحریر ملتان سے مختلف گرفتاریوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں اور عوامی احساسات و جذبات شدید سے شدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ نظام اسلام پارٹی کے سربراہ اور سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے کہا ہے کہ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو ملک میں ہنگامی صورتِ حال نافذ ہے اور دوسری طرف حکومت کی سرپرستی میں رقص و سرود کے جشن منائے جا رہے ہیں یہ ایک نمایاں تضاد ہی کی مثال نہیں۔ بلکہ اس سے ملک میں محض ایک خیالی ہنگامی صورتِ حال بھی واضح ہوتی ہے لیکن ہنگامی حالات تو رہے ایک طرف سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موج میلوں اور راگ رنگ کا موقع کہاں ہے جبکہ ملک غذائی کمی سے دوچار ہے؟ ہو سکتا ہے کہ حکومت کے شکم سیر کارندے عوام کی بھوک کو محسوس نہ کر سکتے ہوں لیکن عوام کی پریشانی سے تو وہ بے خبر نہیں رہ سکتے۔ سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہ جشن کچھ اس طرح سے منائے جا رہے ہیں کہ ان سے ان افراد کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے جن کے دلوں میں اسلامی قدروں کا ذرا سا احساس بھی ہے اور جب یہ افراد حب الوطنی اور مذہبی جذبہ سے سرشار ہو کر ایسے اقدامات کے خلاف احتجاج کرتے ہیں تو انہیں جیل میں ڈال دیا جاتا ہے جشنِ ملتان کے بعض قابلِ اعتراض پروگراموں کے خلاف احتجاج کرنے پر مفتی محمود نائب صدر جمعیت علماء اسلام اور ان کے ساتھ دیگر جماعتوں کے رہنماؤں کی گرفتاریاں یہ بتاتی ہیں کہ کارپردازانِ مملکت عوام کے جذبات سے کس قدر لاپروا ہیں اور عوامی جذبات کو کس حد تک دبایا جا رہا ہے لہٰذا حکومت ان گرفتار شدگان کو جس قدر جلد رہا کر دے گی اتنا ہی اس کے حق میں اچھا ہو گا۔ ورنہ حکومت احتجاج کی آواز سُنے یا نہ سُنے یہ آواز عوام کے دلوں میں روز بروز اترتی چلی جائے گی۔

ہم گذشتہ شمارے میں جشنِ ملتان کی قباحتوں کا تذکرہ کر چکے ہیں اور حکومت کو مشورہ دے چکے ہیں کہ وہ ایسی تمام سرگرمیوں کو خلافِ قانون قرار دے جن سے شریعت اسلامیہ اور دین کی مخالفت کی راہیں نکلتی ہیں علماء ملتان کا مطالبہ فقط اتنا تھا کہ جشن سے ایسے پروگرام خارج کر دیئے جائیں جو خلافِ اسلام ہیں۔ جن سے افادیّت کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔ اور جن کو ملتان جیسے دینی شہر میں رہنے والے عوام ہر گز گوارا نہیں کر سکتے۔ باقی صنعتی اور زرعی پروگرام جن سے افادیّت کا پہلو نکلتا ہے۔ یا لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہنی تربیت ہوتی ہے بے شک جاری رکھے جائیں ان سے انہیں کوئی پرخاش نہیں۔ وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ راگ رنگ اور طوائفوں کے ناچ کا پروگرام حذف کر دیا جائے اور ہمارے خیال میں ضلعی حکّام اور کمشنر ملتان اگر ذرا سوجھ بوجھ سے کام لیتے تو جشن کا صرف یہ حِصّہ حذف کر کے عوام اور علماء کو اپنے اعتماد میں لے سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے عوامی احساسات و جذبات کے علی الرغم اپنی ہٹ جاری رکھ کر ملک کی کوئی خدمت انجام نہیں دی بلکہ عوام اور دین پسند طبقے کے دلوں میں حکومت کے خلاف بے اعتمادی کا بیج بو دیا ہے۔ ہم اپنے معزز اور سماج دشمن عناصر کے خلاف سرگرم گورنر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ملتان کے حکّام سے اس سلسلے میں باز پرس کریں اور پوچھیں کہ انہوں نے ایسی صورتحال کیوں پیدا ہونے دی۔ صوبے کے عوام نئے گورنر کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے چند روزہ طرزِ عمل نے لوگوں کے دلوں میں امید کی کرنیں روشن کر دی ہیں لیکن اس

باقی ص ۱۶



۳/ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ بمطابق ۱۷/ نومبر ۱۹۶۶ء

تحفۂ معراج

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

مرتبہ خالد سلیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ تعالےٰ کا احسان و فضل ہے کہ ہمیں اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی آج رجب کی ستاویں تاریخ ہے۔ آج کی رات حضورؐ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی روح اور جسم مبارک دونوں کو مکہ معظمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں کے اوپر حضور الٰہی جلّ شانہٗ و عز برہانہٗ میں پہنچایا گیا۔ آپ بارگاہِ الٰہی سے اُمّت کے لئے پانچ نمازوں کا تحفہ لائے۔ اور فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ۔

ترجمہ:۔ نماز مومنوں کی معراج ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے یہ تحفہ قبول کر لیا ہے۔ اور وہ سلسلہ خیر کی کڑی بن گئے ہیں۔ اور بد بخت اور بد قسمت ہیں وہ جنہوں نے اس تحفہ معراج کو ٹھکرا دیا ہے۔ اور سلسلہ شر کی کڑی بنے ہوئے ہیں۔ اکثر مسلمان اس مبارک رات میں بجائے اس کے کہ عبادت و ذکر الٰہی کیا جائے۔ ہندؤوں کی دیوالی کی طرح چراغاں کرتے ہیں آتش بازی چلا کر خود اور دوسروں کو زخمی کرتے ہیں۔ اور دن کو حلوا لُچی پکایا جاتا ہے۔ ان سب رسموں میں اسراف و تبذیر پایا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے کہ فضول خرچ اور اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

بہت ہی افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس قسم کے فضول و لغو کاموں اور الیکشن وغیرہ لڑنے کے لئے ہمارے پاس دولت ہے۔ اور بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن زکوٰۃ و خیرات کرنے کی توفیق نہیں۔ نیک مواقع پر خرچ کرنے سے ہم اپنا ہاتھ کھینچ لیتے ہیں یہ ناقص ایمان کی نشانی ہے اگر ایمان مکمل اور پکّا ہو تو ہم کبھی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی نہ کریں۔ اپنی دولت کو فضول خرچ کرنے کی بجائے اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کریں۔

جب انسان مسلمان ہوتا ہے تو وہ اقرار کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا ہر حکم مانوں گا۔ اور اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کروں گا۔

اب جو نماز اور روزہ کو سچّا مانے لیکن نہ نماز پڑھے اور نہ ہی روزہ رکھے تو وہ کیسے مسلمان رہ سکتا ہے اس میں اور کافر میں پھر کیا فرق ہوا۔

آج اکثر مسلمانوں کا طور و طریق، زندگی کی رہن سہن کے طریقے اور مقصدِ حیات بالکل کافروں جیسے بن گئے ہیں۔ ان کو کافروں کی طرح دنیا محبوب، دنیا مطلوب اور دنیا مقصود ہے، حالانکہ اللہ تعالےٰ نے ساری نعمتیں آسمانوں اور زمینوں کی انسان ہی کے لئے بنائی ہیں۔ اور انسان کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ۔

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کے قوانین پر عمل کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنائیں راتوں کو جاگ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑائیں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اکثر و بیشتر بزرگانِ دین اور اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پایا۔ وہ سب رات کو عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے سے پایا ۔

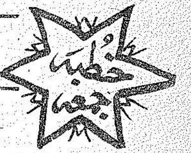
رات کے پچھلے حصّے میں اک دولت بانٹی جاتی ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے

مسلمانوں میں ایک کمزوری یہ بھی ہے کہ فرض نمازوں کے ساتھ نفل نمازیں تو پڑھتے ہیں۔ لیکن فرض روزوں کے ساتھ نفلی روزے نہیں رکھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالےٰ کا مہینہ ہے"

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ شعبان کے مہینہ میں اگر روزے رکھنے پہ آتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ کبھی افطار نہیں فرمائیں گے۔ یعنی روزہ پہ روزہ رکھتے۔ اور اگر چھوڑنے پہ آتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب آپؐ نہیں رکھیں گے۔ ہم مسلمانوں کو بھی حضورؐ کی اس سنت پہ عمل کرنا چاہیئے اور شعبان میں روزے رکھنے چاہیئے

محترم حضرات! ایک بات یاد رکھیں کہ عبادت و ذکر وغیرہ اس وقت قبول ہو گا۔ جب آپ کا رزق حلال کا ہو گا حرام خورونوش سے اوّل تو عبادت کی توفیق ہی نہیں ہو گی۔ اگر ہو بھی تو ہرگز قبول نہ ہو گی۔ اس لئے آپ پہلے اپنی کمائی کو حلال بنائیں۔ جائز طریقوں سے کمائیں۔ ناجائز وسائل اور ذرائع ہرگز اختیار نہ کریں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے رزق حلال کے لئے کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ



۴ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء

شکر نصف ایمان ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہم العالی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی : اما بعد : فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

ترجمہ: میرا شکر کرو اور کفرانِ نعمت نہ کرو۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَلَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

(پ ۱۳ سورہ ابراہیم)

اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت میں زیادتی کروں گا۔ لیکن اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو یاد رکھنا میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

اس آیت کریمہ میں شکر کا حکم اس اعلیٰ پیرائے میں کیا گیا ہے۔ کہ جی عش عش کر اٹھتا ہے۔ جس طرح شفیق باپ اپنے بچے کو پڑھنے کی رغبت دلانے کے لئے کہتا ہے کہ اگر پڑھو گے تو انعام ملے گا کھانے کو فلاں فلاں چیز ملے گی۔ سوٹ بنوا دیں گے، روزانہ جیب خرچ بھی دیں گے اور ساتھ ہی ڈانٹ بھی دیتا ہے کہ اگر نہ پڑھو گے تو نہ جیب خرچ ملے گا، نہ ہم منہ لگائیں گے اور جوتوں سے مرمت کرنے کے بعد گھر سے باہر نکال دیں گے بعینہ یہی لہجہ پروردگارِ عالم کا ہے کہ اگر شکر کرو گے تو نعمتیں زیادہ دوں گا۔ اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب بھی بہت سخت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا کس قدر عظیم احسان ہے کہ وہ ہم سے شفیق باپ کا سا برتاؤ فرماتے ہیں ورنہ اگر وہ سختی سے کام لیں تو ان کا حق ہے۔ وہ مالک ہیں اور مالک اپنی چیز کا مختارِ مطلق ہوتا ہے لیکن وہ باوجود مالک ہونے کے اور بے شمار نعمتیں عطا فرمانے کے شکر کا مطالبہ شفقتِ پدری کے لہجہ میں فرما رہے ہیں۔ سچ ہے منعم اور معبود ہو تو ایسا ہو سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

شکر کے اقسام

بزرگانِ محترم! شکر دو طرح پر ہے۔ شکرِ مقال اور شکرِ حال۔ زبان سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور الحمد للہ کہنا شکرِ مقال ہے اور اپنی حالت کو شریعت کے مطابق بنانا، اپنے تمام اعضاء و جوارح اور سارے جسم کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق استعمال کرنا اور محض رضاء ایزدی کے تابع بنانا اور اس پر خوش ہونا شکرِ حال ہے اور اس کے خلاف عمل کرنا کفرانِ نعمت ہے جیسا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ

یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اُس نے کفرانِ نعمت کیا۔ کیونکہ نماز جیسی نعمت کو جس میں خدا سے ہمکلامی اور انتہائی قرب کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ چھوڑ دینا سخت کفرانِ نعمت ہے۔

قرآن کریم میں بھی ارشادِ ربانی ہے:

وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

یعنی میرا شکر کرو اور کفرانِ نعمت نہ کرو۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو اس کے احکام کے مطابق خرچ نہ کرنا، اعضاء و جوارح کو اس کی رضا کے مطابق استعمال نہ کرنا اور احکامِ شریعت کی خلاف ورزی کرنا درحقیقت سخت کفرانِ نعمت کرنا ہے۔

شکر کی حقیقت

یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے خوش رہے، سکھ میں ہو یا دکھ میں، بیمار ہو یا صحتمند، غمی کی حالت میں ہو یا خوشی میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور جی جان سے اسی کے احکام کی فرمانبرداری میں لگا رہے اور حق تعالیٰ سبحانہٗ کی تعریف کرتا رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

باوجود اس بات کے کہ آپؐ جنت کے سردار ہیں، سب سے پہلے جنت کا دروازہ آپ ہی کے لئے کھولا جائے گا اور سب سے پہلے آپؐ ہی جنت میں داخل ہوں گے پھر بھی آپؐ رات رات بھر روتے اور عبادت کرتے رہتے تھے حتیٰ کہ آپؐ کے پاؤں مبارک ورم کر جاتے تھے۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! جب آپ جنت کے سردار ہیں اور بخشی بخشائی مخلوق ہیں تو پھر آپ اس قدر روتے اور عبادت کیوں کرتے ہیں؟ آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا: اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا "کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔"

حدیث شریف

میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا "تیرا کیا حال ہے؟" اس نے عرض کیا "الحمد للہ! خیریت سے ہوں" آپ نے فرمایا میں یہی بات ڈھونڈتا تھا

حاصل

یہ نکلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہی چاہتے تھے کہ بندہ ہر حال میں اپنے خالق و مالک اللہ تعالیٰ جلشانہٗ سے خوش رہے اور ہر گھڑی اس کا شکریہ ادا کرتا اور اس کی حمد کے گیت گاتا رہے۔

برادران عزیز! یاد رکھیئے جو شخص ناشکری کرے گا اور حرف شکایت زبان پر لائے گا وہ کفران نعمت کا مرتکب ٹھہرے گا اور سخت گنہگار ہو گا۔ بھلا! اس سے بڑھ کر بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک بندہ ناچیز مالک الملک اور احکم الحاکمین کا شکوہ ایک دوسرے بندہ ناچیز کے سامنے کرے جسے ذرہ برابر بھی اختیار نہیں۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ جو یقیناً اپنے وقت کے امام الاولیاءؒ ہیں۔ یہاں تک فرمایا کرتے تھے۔ کہ "حکایتِ حال شکایتِ ذوالجلال" یعنی اپنے حال کی حکایت کرنا بھی دراصل اللہ تعالیٰ کی شکایت کرنا ہے مقصد یہ ہے کہ جو شخص اپنی مصیبتوں، دکھوں اور تکلیفوں کا بار بار تذکرہ کرتا ہے اور زبان کو حروف شکایت سے آلودہ کرتا ہے وہ در حقیقت اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا شکوہ کرتا ہے۔

شکر کا درجہ

حدیث شریف میں آتا ہے۔ قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نظر رحمت وشفقت کے ساتھ بلاویں گے تو ندا ہو گی "یُقِیْمُوْنَ اَلْحَمَّادُوْنَ" (اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والے اور شکر کرنے والے کھڑے ہو جائیں)

چنانچہ اس ندا پر وہی شخص اٹھے گا جس نے ہر حال میں اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے محض اتنی سی بات پر اس کا درجہ روزہ دار اور صابر کے برابر ہے۔

کھانا کھانے کے بعد کی مسنون دعا یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور اسلام جیسی نعمت عطا فرمائی۔

حاصل

یہ نکلا کہ شکر کا درجہ بہت بلند ہے اور اسی لئے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "شکر نصف ایمان ہے"۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین یا الٰہ العالمین)۔

مجلس ذکر

۲۶ نومبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور دامت برکاتہم جامع مسجد ہیرن روڈ کرشن نگر مجلس ذکر کرائیں گے احباب شرکت فرمائیں۔ (فقط السلام اقبال احمد صدیقی)

دعائے صحت

عرصہ دو سال سے میری اہلیہ محترمہ صالحہ عابدہ والدۂ اشرف علی صاحبِ فراش ہے مسلسل علاج معالجہ ہو رہا ہے۔ چند دنوں سے قلب کا دورہ پڑا ہے اور اس کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تمام علماء کرام وجملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ میری اہلیہ کے لئے خصوصی اوقات میں دعائیں فرمائیں۔ انشاء اللہ حق تعالےٰ کے ہاں دعاؤں کا بہت ہی اثر ہے۔ فقط۔

(خادم العلماء مولانا محمد علی خطیب مسجد سنہری ڈبی بازار لاہور)

بقیہ:- اوقات نماز کی حکمت

پانے کا شکریہ ہے گویا اُمّتِ محمّدیہ قبر کی تاریکی کا پہلے سے ہی فدیہ ادا کرتی ہے۔ تا کہ قبر کی تاریکی سے محفوظ رہے اللہ تعالیٰ نے نیک و بد کی تمیز کے لئے بھی صبح کا وقت مقرر کیا۔ تاکہ نیک و بد کی تمیز ہو جائے مومن صبح کی نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن بھی نمازی ممتاز ہو کر جنت میں پہنچ جائے گا صبح کا وقت دیدارِ الٰہی سے مشابہت رکھتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ اللہ کا دیدار حاصل کرنے کے لئے صبح کی نماز ضروری ہے جنت میں نہ دن ہو گا نہ رات بلکہ جلوہ الٰہی سے ایک نورانی منظر وقت ہو گا جیسے دنیا میں صبح کے وقت کو نورانی وقت کہتے ہیں۔

قارئین کرام یوں تو ایمان ویقین کے احکام میں چون وچرا کا مقام نہیں بلکہ تسلیم کرنے میں ہی بھلائی ہے لیکن اگر ان عبادات کے اوقات کی حکمت بھی سمجھ میں آجائے تو ایمان اور تازہ ہو جاتا ہے۔

تعارف وتبصرہ

نام کتاب .... اعجاز قرآنی

مرتبہ .... مولانا عبد المجید شاکر

ناشر .... مسجد کمیٹی غربی کہروڑپکا ضلع ملتان۔

زیر نظر کتاب اعجاز قرآنی ان وظائف واعمال پر مشتمل ہے جو مختلف امراض انسان کو لاحق ہو سکتے ہیں فاضل مصنف نے جہاں انسان کے اکثر امراض کی نشان دہی کی ہے وہاں ان کا قرآنی علاج بھی متعین کر دیا ہے قرآن کریم کا دعوٰی ہے کہ قرآن میں تمام انسانوں کے جملہ عوارضات کا شافی علاج موجود ہے خواہ بیماریاں روحانی ہوں یا جسمانی ہر قسم کا مریض قرآن مجید کے فیض سے مستفیض ہو سکتا ہے اس کتاب میں سلف صالحین اور بزرگان اسلام کی مجربات دعائیں اور ان کے تجویز کردہ طریق علاج قرآنی اور اپنے ذاتی مشاہدات کو تحریر کر دیا گیا ہے۔ دنیا شاہد ہے کہ جن مریضوں کو حکماء اور طبیبوں اور ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا تھا۔ خدا کے فضل وکرم سے قرآن مجید کی برکت اور رحمت سے ان کو شفاء نصیب ہوئی اور وہ فیضیاب ہو گئے یعنی جو علاج حکیموں اور طبیبوں ڈاکٹروں کے پاس موجود نہیں ہے وہ نسخہ قرآن مجید میں موجود ہے اور اس دور میں جب کہ دوائی ٹیکوں اور سربند قیمتی دواؤں کے ذریعہ کی جاتی ہے سارے انسانوں کے پاس ان کی قیمت کہاں ہے یقیناً غریب اور مسکین مریضوں کا سہارا صرف قرآن خدا کا کلام ہی رہ جاتا ہے اس لحاظ سے مصنف کتاب ہذا مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے مختلف شائقہ سے اس کتاب کو تحریر کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس کتاب کے فیض سے فائدہ حاصل کرنے توفیق عطا فرماتے۔

کتابت، طباعت عمدہ، کاغذ بہترین، قیمت ایک روپیہ۔

ازافادات حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ

فضائلِ شب برات

مرسلہ: صاحبزادہ سید منظور احمد شاہ صاحب

بعض اکابر امت کا قول ہے۔
کہ اس رات میں پانچ فضیلتیں مہتم بالشان ہیں۔

(۱) بڑے کاموں کا طے کر دیا جانا۔ قرآن پاک میں ہے۔ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ۔ شیخ نے ماثبت بالسنۃ میں اس کے متعلق لطیف جملہ فرمایا ہے۔

و ذهب اكثر اهل العلم ان ذالك يكون فى ليلة القدر والابتداء فيه يكون فى ليلة النصف من شعبان۔

ترجمہ:۔ اکثر اہل علم کی رائے ہے۔ کہ یہ معاملات شب قدر میں ہوتے ہیں۔ اور شعبان کی پندرھویں شب سے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ اس رات میں عبادت کرنے کی فضیلت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں۔

من صلى فى هذه الليلة مائة ركعة ارسل الله اليه مائة ملك ثلاثون يبشرونه بالجنة و ثلاثون يؤمنونه من عذاب النار وثلثون يدفعون عنه آفات الدنيا و عشرة يدفعون عنه مكائد الشيطان۔

ترجمہ:۔ جو شخص اس رات میں سو رکعتیں پڑھے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے پاس سو فرشتوں کو بھیجے گا۔ تیس فرشتے اس کو جنت کی خوشخبری دیا کریں گے اور تیس فرشتے اس کو عذاب دوزخ سے اطمینان دلائیں گے۔ اور تیس فرشتے دنیاوی آفتوں کو اس سے دور کرتے رہیں گے اور دس فرشتے شیطان کی تدبیریں اس سے دور کریں گے

۳۔ نزول رحمت۔

قال عليه السلام ان الله يرحم امتى فى هذه الليلة بعدد شعر اغنام بنى كلب۔

ترجمہ:۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رات میں میری امت پر بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ مغفرت کرتا ہے۔

۴۔ حصول مغفرت۔

قال صلى الله عليه وسلم ان الله تعالىٰ يغفر لجميع المسلمين فى تلك الليلة الا الكاهن او مشاحن او مدمن خمر او عاق للوالدين او مصر على الزنا۔

ترجمہ:۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رات میں تمام مسلمانوں کی مغفرت کرتا ہے۔ بجز نجومی، کینہ ور، شرابی، ماں باپ کے نافرمان حرام کاری پر جمے رہنے والے کے۔

۵۔ اس رات میں دربار خداوندی سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کاملہ و تامہ عطا کی گئی مروی ہے کہ آپ نے شعبان کی تیرھویں شب کو امت کی مغفرت کی دعا مانگی تو امت کی چودھویں شب کو دوبارہ مغفرت کی دعا مانگنے پر امت کی دو تہائی کی بخشش عطا کی گئی، پندرھویں شب میں تیسری مرتبہ طلب مغفرت پر بجز ان لوگوں کے جو جبارو قہار کے سامنے بہت زیادہ سرکشی کریں سب کی مغفرت کا وعدہ کیا گیا۔

ان گرانقدر فضیلتوں پر غور کرو اور گذشتہ کوتاہی پر افسوس کرو۔ اور کوشش کرو۔ کہ آئندہ سے کبھی اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں شب کو خداوند عالم اپنے بندوں پر نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ بجز ان لوگوں کے جو کینہ ور ہوں یا انہوں نے خون ناحق کیا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شعبان کی پندرھویں شب کو اللہ تعالےٰ ان تمام روحوں کے قبض کرنے کی تفصیل ملک الموت کو بتا دیتا ہے جو اس سال میں قبض کی جائیں گی۔

جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو خدا کی طرف سے ایک فہرست میں درج ہے ان کی روحوں کو قبض کرنا۔ تو بہت سے بندے بچھونا بچھاتے ہوتے ہیں کوئی نکاح ہوتا ہے۔ کوئی تعمیر میں مصروف ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہے۔

عن عائشة سمعت النبى صلے الله عليه و سلم يقول يفتح الله الخير فى اربع ليال ليلة الاضحىٰ والفطر و ليلة النصف من شعبان ينسخ فيها الآجال والارزاق و يكتب فيها الحاج و فى ليلة عرفة الى الاذان۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چار راتوں میں ابواب خیر خدا کی طرف سے کھول دئے جاتے ہیں۔ عیدالضحیٰ کی شب میں، عیدالفطر کی شب میں شعبان کی پندرھویں شب میں اس میں لوگوں کی عمریں لکھ دی جاتی ہیں اور روزی لکھی جاتی ہے۔ حج کرنے والوں کی مقدار معین کی جاتی ہے اور چوتھی شب عرفہ کی شب اور۔ راتوں کی یہ فضیلت (فجر کی) اذان کے وقت تک رہتی ہے۔

بیہقی میں ہے:۔

عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ينزل الله الى السماء الدنيا ليلة النصف من شعبان فيغفر لكل شيئ الا لرجل مشرك او فى قلبه شحناء۔

ترجمہ :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے ۔ کہ خداوند عالم شعبان کی پندرھویں شب کو آسمان دنیا کی طرف اپنی رحمت نزول فرماتا ہے ۔ اور ہر شخص کی مغفرت کرتا ہے ۔ بشرطیکہ وہ مشرک نہ ہو اور اس کے دل میں کسی کا بغض نہ ہو ۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے ۔ کہ جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے ۔ تو خداوند عالم اپنی مخلوق پر نظر رحمت ڈال کر مسلمانوں کی مغفرت کا حکم کرتا ہے ۔ اور کافروں کو مہلت دیتا ہے ۔ اور کینہ والوں کو ان کے کینہ کی وجہ سے معلق چھوڑے رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے دلوں سے کینہ کو نکال دیں ۔

اور یہ بھی بیہقی میں ہے ۔ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب کو خداوند عالم نظر رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ مشرک یا کینہ والے نہ ہوں ۔

بیہقی میں ہے ۔

عن عثمان بن ابی العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان لیلۃ النصف من شعبان ینزل فیھا الی السماء الدنیا نادی منا دھل من مستغفر فاغفرلہ ھل من سائل فاعطیہ فلا یسال احد اعطی الا زانیۃ بفرجھا اور مشرک

ترجمہ :۔ عثمان رضؓ بن ابی العاص کہتے ہیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے ۔ کہ جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو خداوند تعالےٰ کی رحمت کا نزول آسمان دنیا کی طرف ہوتا ہے اور خدا کی طرف سے پکار ہوتی ہے کہ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کر دوں کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اسکو عطا کر دوں ۔ اس وقت خدا سے جو مانگتا ہے ۔ ملتا ہے ۔ سوائے بدکار عورت اور مشرک کے ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ شعبان کی پندرھویں شب کو باہر نکل کر آسمان کی طرف بہت دیکھتے تھے ۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ حضرت داؤد علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس رات میں اس وقت باہر نکل کر آسمان کو بہت دیکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وقت ایسا ہے کہ اس میں جو کوئی شخص کوئی دعا مانگتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور جو کوئی مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت کرتا ہے ۔ بشرطیکہ عشر وصول کرنے والا یا جادوگر یا نجومی وغیرہ نہ ہو ۔ اے خدا ! اے داؤد کے پالنے والے تو ان سب کی مغفرت فرما دے ۔ جو کہ تجھ سے اس رات میں مغفرت چاہیں اور استغفار کریں ۔

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بروایت حضرت علیؓ ابن ابی طالب کہا ہے ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب میں رات بھر نماز پڑھو ۔ دن کو روزہ رکھو ، کیونکہ غروب شمس کے وقت سے لے کر طلوع صبح صادق تک خداوند عالم آسمان دنیا پر رہتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں اور ہے کوئی طالب رزق کہ میں اس کو رزق دوں ، ہے کوئی گرفتار مصیبت کہ میں اس کو مصیبت سے چھڑاؤں ، ہے کوئی ایسا ۔ ہے کوئی ویسا ۔

بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہہ کر حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے کپڑے اتارے تھوڑی دیر نہ گذرنے پائی تھی ۔ کہ آپ نے ان کو پھر پہن لیا ۔ مجھ کو یہ خیال آیا کہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس جا رہے ہیں ۔ اس لئے مجھ کو بہت غیرت آئی میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لی ۔ جا کر دیکھا تو آپؐ بقیع غرقد (مسلمانوں کے قبرستان) میں مسلمان مرد اور مسلمانوں عورتوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں ۔ میں نے دل میں کہا کہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں ۔ آپ خدا کے کام میں مصروف ہیں اور میں دنیا کے کام میں ۔ وہاں سے بہ تعجیل واپس ہوئی اور حجرہ میں واپس آ گئی ۔ مگر میرا سانس پھولا ہوا تھا ۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت کیا کہ اے عائشہ رضؓ ! کیا حال ہے ! میں نے عرض کیا ۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے جلدی سے دوبارہ کپڑے پہن لئے کہنے لگیں ۔ مجھ کو یہ خیال کر کے سخت رشک ہوا ۔ کہ آپ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس تشریف لے گئے ہیں ۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں نے آپ کو خود بقیع غرقد میں جا کر دیکھا کہ آپ کیا کر رہے ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ اے عائشہ رضؓ ! کیا تمہارا یہ خیال تھا کہ خدا اور خدا کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارا حق داب رکھیں گے (تمہارا یہ خیال غلط ہے) بلکہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ رات شعبان کی پندرھویں رات ہے ۔ اور خداوند عالم اس رات میں بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے ۔ جو کہ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ ہوتے ہیں ۔ مگر اس میں خدائے تعالےٰ مشرکین ، کینہ ور ، ماں باپ کے نافرمان ، شراب کے عادی پر نظر رحمت نہیں ڈالتا ۔ اس کے بعد آپ نے اپنے کپڑے اتار کر فرمایا کہ اے عائشہ رضؓ! کیا تم مجھ کو اجازت دیتی ہو ۔ کہ آج رات بھر نماز پڑھوں میں نے کہا کہ بے شک آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ نے قیام کے بعد سجدہ طویل کیا ۔ یہاں تک کہ مجھ کو یہ خیال ہو گیا ۔ کہ آپ کی وفات ہو گئی ۔ تو میں چھونے کا ارادہ سے اٹھی اور آپؐ کے تلوؤں پر اپنا ہاتھ رکھا تو کچھ حرکت معلوم ہوئی ۔ میں نے آپؐ کو

باقی صفحہ ۱۸ پر

خوفِ خدا اور اعمالِ صالح

عبد الہادی لاہور

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۲۸ سورہ حشر ع ۳)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، کیونکہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

مومن کو ہر مقام پر خدا سے ڈرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ حالات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، اسے یہی تاکید کی گئی ہے، کہ وہ خدا کی طرف رجوع کرے، اسی سے استعانت طلب کرے، اسی کے بتائے ہوئے رستے پر گامزن ہو۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے، کہ بندہ اللہ کی نافرمانی سے ڈرے، اور اسی کے قہر و غضب سے لرزاں و ترساں رہے کیونکہ نفع و ضرر سب اسی کے اختیار میں ہے۔ کوئی ادنیٰ ادنیٰ مخلوق بھی نفع و ضرر پہنچانے پر بدوں اس کی مشیت کے قادر نہیں۔ قرآن کریم ان تمام انسانوں کی زندگی کو ناکام قرار دیتا ہے، جو خوشحال ہونے کے باوجود ہدایتِ ربانی سے محروم تھے۔ اس کے مقابلے میں ان انسانوں کو فائز المرام بتاتا ہے، جن کی زندگی کا ہر گوشہ و ہر لمحہ مفلس اور فاقہ کش ہونے کے باوجود مشیتِ ربّانی کے تابع تھا۔ دنیوی نقطۂ نگاہ سے شدّاد، فرعون اور نمرود کامیاب تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی نظر میں بلال حبشیؓ اور صہیب رومیؓ کامیاب و کامران تھے، جنہوں نے آخری دم تک رضائے الٰہی کو مدِّنظر رکھا۔ قرآنِ پاک جہاں انسان کو نیک اعمال کا حکم دیتا ہے، وہاں اللہ سے ڈرنے کی بھی تاکید کرتا ہے نیک اعمال اور خوفِ خدا کا بڑا قریبی تعلّق ہے۔ اگر بہ نظرِ غور دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا کا ڈر ہی تمام نیک اعمال کی بنیاد ہے جس دل میں خوفِ خدا نہ ہو، وہ گناہوں نور و ہدایت کی روشنی پھوٹے گی، اور نیک اعمال کے لئے مشعل راہ ہو گی۔ جس دل میں یہ بات سما جائے، کہ اللہ ہمارے اعمال سے پوری طرح واقف ہے، تو اللہ کا خوف خود بخود پیدا ہو جائے گا، اور اللہ کا ڈر ہی اعمال صالح کی بنیاد ہے۔ جس دل میں خوف خدا نہ ہو وہ گناہوں پر اکڑتا ہے، غرور کرتا ہے اور مزید گناہوں کا ارتکاب کرنے کے لئے نئی نئی راہیں ڈھونڈنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور بے شک ناکامی اور محرومی ایسے ہی لوگوں کا وطیرہ ہے۔ خدا کے خوف سے لبریز دل ہمیشہ کامیابی و کامرانی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی ایک کنیز تھی ایک دن وہ خواب سے اٹھی تو اس نے کہا ——

یا امیرالمومنین! رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ ہاں کہو کیا دیکھا اس نے کہا، کہ میں نے دوزخ کو دیکھا ہے، کہ دھونکایا جا رہا ہے۔ اور اس پر پُل صراط قائم ہے اتنے میں خلفاء کو بلایا گیا سب سے پہلے میں نے عبدالمالک بن مروان کو دیکھا اسے بلا کر اس پر چلنے کا حکم دیا گیا۔ سو ذرا دیر نہ لگی، کہ وہ دوزخ میں گر گیا۔ پھر اس کے بیٹے ولید بن عبدالمالک کو لایا گیا، وہ بھی اسی طرح گر پڑا۔ پھر سلیمان بن عبدالمالک کو لایا گیا۔ وہ بھی اسی طرح گر گیا پھر اس کے بعد اے امیر المومنین! آپ لائے گئے۔ وہ کنیز اتنا ہی کہنے پائی تھی، کہ انہوں نے ایک چیخ ماری، اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ کنیز شور مچا رہی تھی، کہ خدا کی قسم! میں نے آپ کو سلامتی سے اترتے دیکھا ہے، اور وہ پڑے ہوئے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔

اس واقعہ سے ظاہر ہے، کہ خدا کا خوف حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے رگ و ریشے میں کسی قدر سرایت کر چکا تھا، کہ وہ آخرت کے تصوّر سے بھی کانپ اٹھے، بے ہوش ہو گئے جس دل میں خدا کا خوف اس قدر راسخ ہو جائے اس سے گناہ کا صادر ہونا تو درکنار، گناہ کا تصوّر بھی نہیں آ سکتا۔ حضرت عمرؓ کا دل خدا کے خوف سے کس قدر لبریز تھا کہ وہ اپنا انجام سننے کی سکت ہی نہ رکھ سکے، ہوش و ہواس کھو بیٹھے۔

دل زندہ ہو تو یاد بھی مزا دینے لگتی ہے، اور زندہ دل تو وہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو خوفِ خدا سے لبریز ہو۔ جس دل میں گناہ کے ارتکاب کے بعد خدا کا خوف پیدا ہو جائے آنکھوں سے آنسو چھم چھم برسنے لگیں اور احساس کی آگ توبہ کے دروازے پر لے آئے تو دروازہ بالعموم کھل جایا کرتا ہے اور توبہ قبول ہو جاتی ہے اور خدا کی رحمت گناہ گار کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور اس کے آنسو گناہوں کی سیاہی کے دھلنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

شاہ نورالدین زنگیؒ کی وفات کے بعد اس کا انیس ۱۹ سالہ بیٹا اسماعیل تخت پر بیٹھا جو تھوڑے ہی عرصے کے بعد قولنج کی دردِ شدید سے سخت بیمار ہو گیا۔ اطباء نے بہت علاج کئے، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر انہوں نے تجویز کی، کہ شراب پلائی جائے، تو افاقہ ہو جائے گا۔ شہزادہ درد سے بے تاب پڑا تھا، لیکن اس نے کہا کہ پہلے علماء سے مشورہ لیا جائے کہ شرعی طور پر شراب کا دوا کے طور پر استعمال جائز ہے۔ یا نہیں۔ شافعی علماء کو بلایا گیا، تو انہوں نے کہا کہ دوائی کے طور پر ایسی حالت میں شراب کا پینا جائز ہے۔ پھر حنفی علماء کو بلایا گیا، تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ

یہ تھا، کہ شراب کو اللہ نے حرام کر دیا ہے اور جس چیز کو اللہ حرام کر دے، اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ شہزادے نے اطباء اور علماء سے پوچھا کہ اگر میری زندگی ختم ہونے والی ہے، تو کیا شراب پینے سے بڑھ جائے گی، موت کا وقت مقرر ہے، وہ آگے پیچھے ہو ہی نہیں سکتا۔ سب نے کہا کہ دوائی سے موت نہیں ٹل سکتی تو اس نے کہا کہ شراب پینے سے کیا فائدہ میں اللہ تعالےٰ کے سامنے ایسی حالت میں نہیں جانا چاہتا، کہ میرے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہو۔ وہ کلمہ پڑھتے پڑھتے دنیا سے رخصت ہو گیا۔

غور کیجئے کہ شاہ اسماعیلؒ پر خوفِ خدا کس قدر غالب تھا، کہ اس نے شراب کے چند قطرے پینے پر موت کو ترجیح دی۔

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ○ (سورہ النزعٰت۔ پارہ ۳۰ ع ۲)

ترجمہ: اور لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اس نے اپنے نفس کو بری خواہشوں سے روکا، سو بے شک اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے جنتیوں کے بارے میں ایک اہم بات کی طرف اشارہ کیا ہے، کہ وہی لوگ جنت میں جائیں گے جو اللہ سے ڈرتے رہے۔ یعنی صرف اللہ کا خوف دل میں سماتے رہے اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرے دوسرے انہوں نے اپنے نفس کو نفسانی خواہشات سے روکا، یعنی برے کاموں سے اجتناب کیا اور نیک کام کئے یہی لوگ جن کے سینے خوفِ خدا سے معمور ہیں اور جو نیک کام کرتے ہیں اور برائی سے بچتے ہیں، جنت کے حقدار ہیں اور جنت کو صرف انہی متقی اور پرہیزگار لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی زندگی میں پاکیزگی اور اعتدال اس لئے پیدا ہوا تھا، کہ خدا کا خوف ان کے رگ و ریشے میں سرایت کر چکا تھا۔ ایک دفعہ وہ سہارنپور سے گاڑی میں سوار ہوئے۔ ایک ہندو گارڈ ان سے ملنے آیا۔ اتنے میں ایک غریب آدمی آگے بڑھا اور گنّوں کا تحفہ مولانا کو پیش کیا مولانا نے قبول فرما لیا، اور اپنے کسی ساتھی سے کہا، کہ گنّوں کا وزن کرا کر بک کروا دو۔ اس ہندو نے کہا "بک کروانے کی کیا ضرورت ہے، میں اعظم گڑھ تک کے تمام گارڈوں سے کہہ دوں گا کہ وہ ان گنّوں کا خیال رکھیں" مولانا نے فرمایا: "مجھے تو اس سے بھی آگے جانا ہے"۔ وہ ہندو گارڈ حیرت سے پوچھنے لگا: "آپ کہاں تک جائیں گے؟ آپ نے ابھی تو فرمایا تھا، کہ آپ اعظم گڑھ جا رہے ہیں"۔ مولانا کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور کہنے لگے "مجھے تو خدا کے پاس جانا ہے، وہاں کون سا گارڈ میرے ساتھ جائے گا"۔

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○
(سورہ قٓ ۔ ع ۳ ۔ پارہ ۲۶)

ترجمہ: سو آپ قرآن سے اس کو نصیحت کیجئے، جو میرے عذاب سے ڈرتا ہو۔

اس آیت میں ایک اہم بات یہ ہے، کہ نصیحت صرف انہی لوگوں کے لئے سود مند ثابت ہو سکتی ہے جو اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں یعنی خدا کے خوف سے کانپنے والوں ہی کے لئے وعظ و نصیحت کارگر ثابت ہو سکتی ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا، کہ نصیحت صرف خدا سے ہی ڈرنے والوں ہی کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہے یعنی نبی کے ذمے یہ کام نہیں کہ وہ زبردستی سے لوگوں کو حق بات منوا کر ہی چھوڑے، بلکہ انہیں قرآن پاک وعظ و نصیحت کرے، جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ اور انہیں خدا کے سامنے پیشی پر ایمان ہے، اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

ایک بزرگ کا واقعہ ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ رات کے وقت ایک شخص کو دوائی لانے کے لئے کہا۔ دوا خانہ کافی دور تھا، اور راستے میں گھنا جنگل پڑتا تھا۔ "جناب! دوائی لانے میں تو کوئی عذر نہیں، لیکن راستے میں جنگلی درندوں سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں چیر پھاڑ نہ دیں"۔ اس شخص نے مولانا سے کہا۔ انہوں نے فرمایا۔ "تمہیں شیر، چیتوں اور بھیڑیوں سے تو ڈر لگتا ہے، لیکن اس اللہ سے نہیں ڈرتے، جس نے ان کو بنایا ہے"۔ بات اس شخص کے دل پر لگی، اور وہ رات کی تاریکی میں ہی دوائی لانے کے لئے فوراً چل دیا۔ وہ جنگل میں سے گذر رہا تھا۔ تمام جنگل میں ہُو کا عالم طاری تھا۔ یکایک دور جھاڑیوں میں جنبش ہوئی، اور اگلے ہی لمحے شیر کی گرج نے سکوت کو توڑ دیا۔ شیر کو دیکھتے ہی اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ جونہی شیر قریب آیا، اور حملہ کرنے لگا اس شخص نے دل کی گہرائیوں سے پکارا "اللہ" اس لفظ "اللہ" کے کہنے میں اس قدر جوش، عجز، اور اپنی بے بسی کا اظہار تھا کہ شیر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ وہ شخص جنگل سے بحفاظت گزر گیا خوفِ خدا جب دل میں سما جائے تو مخلوق کا ڈر خود بخود نکل جاتا ہے پھر ایسے انسان صرف اللہ کا خوف دل میں سماتے نیک اعمال کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اور ان سے کوئی ایسا کام سرزد نہیں ہوتا، جو رب کی ناراضگی کا باعث بنے۔ دوائی لانیوالے شخص کے دل میں پہلے مخلوق کا ڈر تھا۔ تو جانوروں سے بھی خوف کھاتا تھا، اور جنگل سے گزرتے ہوئے کانپتا تھا لیکن جب خدا کا ڈر اس کے دل میں آ گیا، تو پھر اس خوفِ خدا سے لبریز دل سے صرف "اللہ" کے لفظ کو سن کر شیر گر پڑا۔ آخر یہ سب کچھ اللہ کے ڈر کا ہی نتیجہ تھا، اور اللہ کا خوف ہی اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ (باقی آئندہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم طویل علالت کے بعد ۱۳/۱۴ اکتوبر سنہ ۶۶ء وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرات سے التجا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ان کے حق میں خصوصی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

احقر ملک بشیر احمد بگوی (اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر) موضع بگا بگی تحصیل شکر گڑھ)

قسط ۵

روح القرآن

ایم عبد الرحمٰن لودھیانوی

حقیقتِ کتبِ سماویہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ (پ ۵ ع ۱۷ سورہ النساء آیت ۳۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ پر، اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر یقین لاؤ جو اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو پہلے نازل کی تھی۔ اور جو کوئی اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، کتابوں پر، رسولوں پر اور قیامت کے دن پر یقین نہ رکھے۔ پس وہ بھٹک کر دور جا پڑا۔

اللہ تعالےٰ نے انسانوں کی اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً نبی اور رسول بھیجے اور اپنا پیغام وحی کی صورت میں ان پر نازل کیا جب اس پیغام نے کتابی صورت اختیار کی تو وہ کتابیں آسمانی کتابیں کہلائیں۔ جس طرح انبیاء اور رُسل کی تعداد ان گنت ہے اسی طرح آسمانی کتب بھی بہت ہیں ان سب پر ایمان لانا ہمارا فرض ہے ان میں سے تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید آج بھی مشہور و معروف ہیں۔

۱۔ توراۃ یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ قرآن پاک میں اس کا ذکر موجود ہے۔ یہ کتاب عبرانی زبان میں تھی۔ اب اصل کتاب مفقود ہے۔ کئی زبانوں میں اس کے تراجم موجود ہیں

۲۔ زبور یہ کتاب حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔ اس کتاب کا بھی اصلی نسخہ مفقود ہے اس کے بھی صرف تراجم ہی ملتے ہیں حضرت داؤد جلیل پیغمبر ہونے کے علاوہ ایک طاقتور سلطان بھی تھے آپ کی آواز میں حد درجہ کا سوز اور خاص کشش تھی

۳۔ انجیل یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ معلوم نہیں اصل انجیل کا کیا حال ہوا اور وہ کہاں گئی؟ آجکل انجیل کے نام پر اناجیل اربعہ رائج ہیں (۱) متی کی انجیل (۲) مرقس کی انجیل (۳) لوقا کی انجیل (۴) یوحنا کی انجیل۔ ان کتب کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کا بیان نہیں بلکہ آپ کی اُمت نے اس کتاب کے مضامین کو ایسا خلط ملط کر دیا ہے۔ کہ ہم سچے اور جھوٹے بیان میں تمیز نہیں کر سکتے۔

۴۔ قرآن مجید یہ کتاب ہمارے ہادئے برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جس طرح ہمارے نبیؐ آخرالزمان ہیں اسی طرح یہ کتاب بھی آخری آسمانی کتاب ہے یہ کتاب ساری دنیا کے لئے ہے اور اس کا پیغام دنیا کی سب قوموں کے لئے ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کتاب کی محافظت کا خود ذمہ اٹھایا ہوا ہے اس لئے اس کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

صحیفے صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں ہاں کچھ صحیفے حضرت آدمؑ پر اور کچھ حضرت شیثؑ پر اور کچھ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسےٰؑ پر نازل ہوئے

(نوٹ) چھوٹی کتاب کو صحیفہ کہتے ہیں

شواہدات قرآنیہ

۱۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ (پ ۳۰ ع ۲۳ سورہ البیّنۃ آیت ۳)

ترجمہ: اللہ کا ایک رسول پاک ورق کو پڑھتا ہوا آیا۔ اس میں مضبوط کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔

۲۔ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۔ (۹) (پ ۳ ع ۸ سورہ بقرہ آیت ۲۸۵)

ترجمہ: سب نے اللہ کو، اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانا۔

(ب) لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (پ ۲۷ ع ۱۹ سورہ الحدید آیت ۲۵)

ترجمہ: ہم نے اپنے رسول نشانیاں دے کر بھیجے ہیں اور ان کے ساتھ کتاب اور ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر سیدھے رہیں۔

۳۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ (پ ۲۴ ع ۱۱ سورہ مومن آیت ۵۳ و ۵۴)

ترجمہ: اور البتہ ہم نے موسےٰ کو راہ کی سوجھ دی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا جو عقلمندوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔

۴۔ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (پ ۱ ع ۶ سورہ البقرہ آیت ۵۳)

ترجمہ: اور جب ہم نے موسےٰؑ کو کتاب دی اور حق کو ناحق سے جدا کرنے والے احکام تاکہ تم سیدھی راہ پاؤ۔

۵۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ (پ ۱ ع ۱۱ البقرہ ۸۷)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجتے رہے اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو صریح معجزے دیئے۔

۶۔ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۔ (پ ۳ ع ۹ سورہ آل عمران آیت ۳، ۴)

ترجمہ: تجھ پر کتاب سچی اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اس کتاب

سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے تورات اور انجیل کو اتارا اور فیصلے اتارے۔

۷۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ

(پ ۶ ع ۱۱ سورہ المائدہ آیت ۴۳-۴۴)

(ترجمہ) بے شک ہم نے تورات نازل کی کہ اس میں ہدایت و روشنی ہے۔ پیغمبر جو اللہ کے حکمبردار تھے۔ یہود کو حکم کرتے تھے اور درویش و عالم حکم کرنے تھے اس واسطے کہ وہ اللہ کی کتاب کے نگہبان ٹھہرائے گئے تھے اور اس کی خبر گیری پر مقرر ہے۔

۸۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۚ (پ ۶ ع ۱۳ سورہ المائدہ آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ اور اگر وہ (اہل کتاب) تورات اور انجیل کو قائم رکھتے اور اس کو جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوا تو اپنے اوپر سے کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے

۹۔ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ (پ ۶ ع ۱۴ سورہ المائدہ آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ کہہ دیجئے اے کتاب والو! تم کسی راہ پر نہیں جب تک تورات اور انجیل کو قائم نہ کرو اور جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے اترا ہے۔

۱۰۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۚ

(پ ۱۱ ع ۳ التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور مال خرید لیا ہے۔ اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ اس کے ذمہ تورات، انجیل اور قرآن میں وعدہ ہو چکا۔

۱۱۔ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۚ (پ ۲۷ ع ۲۰ سورہ الحدید ۲۷)

ترجمہ:۔ پھر ان کے پیچھے اپنے رسول بھیجے اور بعد میں ہم نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو بھیجا اور اس کو ہم نے انجیل دی۔

۱۲۔ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ

(پ ۶ ع ۳ سورۃ النساء آیت ۱۶۳)

ترجمہ:۔ اور ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور دی۔

۱۳۔ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ

(پ ۱۵ ع ۶ سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ اور البتہ ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض سے افضل کیا ہے اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔

۱۴۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۚ (پ ۱۷ ع ۷ سورہ الانبیاء)

ترجمہ:۔ اور ہم نے زبور میں نصیحت کے پیچھے لکھ دیا کہ آخر زمین پر میرے نیک بندے مالک ہوں گے۔

۱۵۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۚ (پ ۶ ع ۴ سورۃ النساء آیت ۱۷۵)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے سند پہنچ چکی ہے اور ہم نے تم پر واضح روشنی اتاری۔

۱۶۔ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۚ

(پ ۷ ع ۸ سورہ الانعام آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اور مجھ پر یہ قرآن اترا ہے تاکہ تم کو اس سے خبر دار کر دوں اور جس کو یہ پہنچے۔

۱۷۔ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۚ

ترجمہ:۔ اور اس سے پہلے موسےٰ کی کتاب تھی جو راہ ڈالنے والی اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ عربی زبان میں ہے۔ تاکہ گنہگاروں کو ڈر سناتے اور نیکی والوں کو خوشخبری سناؤ۔

۱۸۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۚ

(پ ۲۴ ع ۱۹ سورہ حم سجدہ آیت ۴۴)

ترجمہ۔ تو کہہ قرآن ایمان والوں کیلئے ہدایت ہے اور روگ کا دور کرنے والا ہے۔

۱۹۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۙ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(پ ۲۷ ع ۱۶ سورہ الواقعہ آیت ۷۷-۷۹)

ترجمہ۔ بے شک یہ قرآن عزت والا ہے ایک پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں۔ یہ پروردگار عالم کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔

۲۰۔ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ

(پ ۲۴ ع ۱۹ سورہ حم سجدہ آیت ۴۱-۴۲)

ترجمہ۔ اور وہ نادر کتاب ہے اس پر جھوٹ کا دخل نہیں آگے سے اور نہ پیچھے سے، حکمتوں والے۔ اور سب تعریفوں والے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔

۲۱۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(پ ۶ ع ۷ سورہ المائدہ آیت ۱۵-۱۶)

(ترجمہ) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور ظاہر کرنیوالی کتاب آئی ہے اس سے اللہ اس کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کا تابع ہوا سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور ان کو اپنے حکم سے اندھیروں سے روشنی میں لاتا ہے اور ان کو سیدھی راہ چلاتا ہے۔

۲۲۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا

(پ ۱۹ ع ۱ سورہ الفرقان آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اور منکر کہنے لگے، کیوں نہ اس پر قرآن اترا سارا ایک جگہ ایک جگہ ہو کر، اسی طرح اتارا تاکہ اس سے تیرا دل ثابت رکھیں اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ سنایا۔

(باقی آئندہ)

مُفید معلُومات

برائے

زائرین حرمین الشریفین

از الحاج محمد عثمان غنی، بی۔اے واہ کینٹ

جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو لبیک پڑھنا بند کر دیں اور اللہ کا بے حد شکر ادا کریں کہ اے ارحم الراحمین تیری کتنی کریمی ہے کہ تو نے مجھ جیسے مسکین کو اپنے دربار میں حاضری کا موقع عطا فرما دیا۔ یہ تیرا پر جلال اور پر شکوہ کعبہ ہے۔ جس کی طرف تصوّیر ہی تصوّر میں نہ کرکے میں پاکستان میں آج تک نمازیں ادا کرتا رہا۔ سبحان اللہ۔ یہاں آکر نہ مغرب کی قید ہے نہ مشرق کی۔ کعبہ ہی کو سجدہ ہے۔ ہر طرف سے کعبہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہو۔ حرم شریف میں آپ باب السّلام سے داخل ہوں حرم پاک کے ۳۲ دروازے ہیں معلّم سے کہیں کہ ہمیں باب السلام سے داخل کرو۔ جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین تین دفعہ پڑھیں یہاں بھی دعا کے قبول ہونے کا موقع ہے۔ آپ کے سامنے ایک خوبصورت محراب نما دروازہ دکھائی دے گا جس پر نہایت عمدہ طریقہ سے آیات اور دعائیں لکھی ہیں اس کے اندر سے گذر کر چلیئے سامنے کعبۃ اللہ کی چوکور عمارت ہے۔ جس پر کالے رنگ کا پردہ لٹک رہا ہے اور اوپر خوبصورت طریقہ سے آیات قرآنی اور دعائیں لکھی ہیں آپ کے بائیں ہاتھ کو کعبۃ اللہ کا جو کونہ آئے گا، اس میں حجر اسود نصب ہے آپ اس کے سامنے چلے جائیں وہاں پر طواف کی نیّت کریں جس کے عربی الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَ جَلَّ ط اگر عربی کے الفاظ نہ کہہ سکیں تو نیت باندھیں کہ اے اللہ میرے تیرے اس پاک گھر کا طواف کرتا ہوں اسے قبول فرما اور میرے لئے آسان کر دے۔ سات چکر خاص عزّوجلّ کے لئے۔ اور پھر کہیے بِسْمِ اللہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ یہ کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف کرکے دائیں ہاتھ کا بوسہ لے لیں اگر حجرِ اسود پر رش نہ ہو تو پاس جا کر حجرِ اسود کو چوم لیجئے لیکن بوسہ کی آواز نہ آئے بڑے ادب و احترام سے بوسہ لیں۔ اس کے دائیں جانب سے کعبہ شریف کے گرد پھرنا شروع کر دیں جب دوسرے کونہ پر جائیں تو اوپر پر نامہ نظر آئے گا یہ میزابِ رحمت ہے حجرِ اسود سے چلتے وقت آپ کے دائیں ہاتھ مقام ابراہیم آئے گا میزاب رحمت کے نیچے حجر اسماعیل ہے۔ جب رکن یمانی تیسرے کونہ پر پہنچیں تو وہاں بھی ایک پتھر نصب ہے جو چاندی کی شکل کا ہو گا اس کو صرف ہاتھ لگائیے چومئے نہیں اور یہاں سے لے کر حجرِ اسود تک۔ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط۔ پڑھیے یہ مسنون دعا ہے حجرِ اسود پر پہنچ کر پھر بوسہ لیں اور دوسرا چکّر شروع کر دیں اسی طرح سات چکر ہوں تو ایک طواف مکمل ہو گا۔ معلّم لوگ خود بھی آپ کو طواف کرائیں گے اور دعائیں پڑھائیں گے ہر چکر کی الگ الگ دعائیں ہیں اگر یاد نہ ہوں کلمہ سوم پڑھتے رہیں۔ پہلے چار چکّروں میں مرد شانے ہلا ہلا کر اور ذرا تیز رفتاری سے طواف کریں عورتیں نہیں جب چار چکّر ہو جائیں تو بقیہ تین چکّر عام رفتار سے ہوں۔ بعض لوگ حرم شریف سے کنکر اٹھا کر طواف کے چکروں کی گنتی پوری کرتے ہیں اور ہر چکّر پر ایک کنکر نیچے پھینک دیتے ہیں یہ اچھا نہیں ہے اس طرح وہ روڑے طواف کرنے والوں کے پیروں میں چبھتے ہیں۔ ہاتھ کی انگلیوں سے گن لیں تسبیح سے شمار کریں۔ سات چکر یا سات شوط ہو جائیں تو پھر حجرِ اسود کے بالکل قریب اور کعبہ شریف کے اونچے دروازے کے ادھر کو جو جگہ ہے۔ وہ دیوار ملتزم کہلاتی ہے، یعنی چمٹنے کی جگہ، وہاں چمٹ کر اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کریں مغفرت مانگیں اور گناہ معاف کرائیں۔ یہ قبولیّت کی جگہ ہے۔ خوب گڑگڑائیں بدن کو دیوار کے ساتھ لگائیں کہ اے مالکِ حقیقی میں تیرے در پر آ گیا ہوں اب تو معاف فرما دے اور ہر خطا بخش دے دعا مانگ کر پاس ہی مقامِ ابراہیم ہے وہاں آ جائیں اور وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی کہتے ہوتے وہاں دو رکعت واجب طواف کریں وہاں صرف نو آدمی بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں کسی کو دھکّا نہ دیں اگر جگہ نہ ہو تو انتظار کریں اور اگر جگہ مل جاتے تو جلد نماز پڑھ کر دوسرے کو جگہ دے دیں اور اگر جگہ بالکل نہ ملے حرمِ پاک میں کسی بھی جگہ پڑھ لیں اور پھر دعا کریں یہ بھی قبولیّت کا موقع ہے۔ یہاں سے فارغ ہو کر پاس ہی چاہِ زم زم ہے جو فرش سے نیچے سیڑھیاں اتر کر جانا پڑتا ہے وہاں خوب پانی پئیں اور چہرے اور احرام پر ملیں سر پر بھی چھڑکیں۔ اس کے بعد پھر کعبہ شریف کو دیکھ کر علم، رزق اور صحت کی دعا مانگیں عربی دعا یہ ہے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ"

یہاں سے فارغ ہو کر پھر حجرِ اسود کو بوسہ دیں اور باب صفا سے باہر نکل جائیں صفا پہاڑی کا ذرا سا نشان

باقی ہے وہاں سے دعا مانگیں ۔ اور کوشش کرکے کعبہ شریف کو وہاں سے دیکھیں ۔ آجکل حرم شریف کی تعمیر ہو رہی ہے اس لئے دیواریں آگے آ جاتی ہیں لہٰذا ادھر ادھر ہو کر کوشش کریں گے تو کعبہ شریف نظر آ جائے گا دعا کرکے مروہ پہاڑی کی طرف چل پڑیں ۔ عام رفتار سے چلیں راستے میں سبز ستونوں کے درمیان مرد تیز دوڑیں عورتیں نہیں دوڑیں اور پھر جب مروہ پہاڑی پر جا پہنچیں تو وہاں بھی دعا کریں۔ یہ فاصلہ ایک سیدھی سڑک کی سی شکل ہے آرام سے طے کریں صفا سے مروہ تک ایک چکر ہو گا ۔ مروہ سے پھر صفا پر آئیے اور ہر بار دعا کرکے چلیں راستے میں بھی دعائیں پڑھتے رہیں لمبی چوڑی نہ سہی جو یاد ہو وہ ہی پڑھتے جائیں پھر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہو گیا ۔ یہاں سے پھر یعنی دونوں پہاڑیوں تک چلنا ہے اور ایک سے چل کر جب آپ دوسری پہاڑی پر جا پہنچے تو ایک چکر ہو گیا یہ نہیں کہ جہاں سے چلے تھے وہاں واپس آئے تو پھر چکر ہو گا۔ نہیں بلکہ وہاں تک دو چکر شمار ہوں گے ۔ اس طرح ساتواں چکر آپ کا مروہ پر ختم ہو گا وہاں پاس ہی نائی ہوتے ہیں ۔ ایک ایک روپے میں سر پر استرہ چلا دیتے ہیں ورنہ اچھے نائیوں کی دکانیں بھی ہیں جو بازار میں ملیں گے وہاں چلے جائیے وہ دو یا تین روپے لیں گے سر منڈا کر غسل کر لیں اب آپ احرام اتار دیں یہ آپ کا عمرہ ہو گیا ۔ اب اپنے تمام کپڑے پہن کر جب چاہو طواف کرو عبادت کرو ۔ چلو پھرو ۔ مکہ شریف میں کوئی شکار نہ کریں کسی جاندار کو نہ ماریں کوئی پودا نہ کاٹیں گھاس تک نہ اکھاڑیں طواف وہاں کی سب سے بڑی عبادت ہے خوب شوق سے کریں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ۱۲۰ رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ۔ ۶۰ ان لوگوں پر جو طواف کر رہے ہوں ۴۰ نماز پڑھنے والوں پر اور ۲۰ صرف کعبہ کو دیکھنے والوں پر اس لئے تھک جانے پر بھی کعبہ شریف کو دیکھتے رہیں مفت میں بیس رحمتوں کا مزا لیتے رہیں ۔ فارغ نہ بیٹھیں قرآن کی تلاوت کرتے رہیں ۔ یہاں کا ہر کام ایک نسبت لاکھ کے حساب سے ہے ایک قرآن ختم کرنا لاکھ قرآن کے برابر ہے ایک نماز لاکھ نمازوں کے برابر ہے گناہوں سے سخت پرہیز کریں کیونکہ وہ بھی لاکھوں ہی سے ضرب کھاتے ہیں ۔ اور شیطان خبیث بڑا دشمن ہے ۔ یہ ضرور گناہ کرائے گا بچنا آپ کا کام ہے ۔ اپنے سفر کے ساتھیوں سے ذرا ذرا سی بات پر نہ لڑیں ہم نے دیہاتی حاجیوں کو مسور کی دال اور آٹے پر لڑتے دیکھا ۔ اللہ تعالیٰ معاف فرماویں ۔ آپ کو وہاں رہنے کے لئے معلم مکان کا بندوبست کر دے گا ۔ کئی لوگ مل کر ایک جگہ لے لیں یا مکان علیحدہ لے لیں حسب منشا اور حسب استطاعت جو بھی آپ چاہیں کریں ۔ مکہ شہر میں حج کے دوران مکان کافی مہنگے ہوں گے ۔ وہاں ہر چیز مل سکتی ہے ہر پھل مل سکتا ہے ۔ کیلے اور مالٹے تول کر ملیں گے ۔ درجن کے حساب سے نہیں ۔ گوشت ہماری دکانوں پر تو بوٹیاں کرکے دیتے ہیں وہاں چھ سات روپے سیر ملے گا اور پورے پورے ٹکڑے دیں گے آپ زیادہ گوشت نہ استعمال کریں سبزیاں عمدہ سے عمدہ مل جاتی ہیں لیموں زیادہ استعمال کریں ۔ ہر نماز کوشش کرکے حرم پاک میں ادا کریں اور باجماعت پڑھیں وہاں امام بلند آواز سے آمین کہے تو آپ اس کو برا نہ مانیں ۔ حبشی لوگ موٹے موٹے اور کالے سیاہ وہ جگہ نہ ہونے کے باوجود جگہ بنا لیں گے اس سے بھی برا نہ مانیں ان کو جگہ دیں ساری دنیا کے مسلمان بھائی بھائی ہیں ۔ ایک بات کا خاص خیال جمعہ کے روز فجر کی نماز میں عام طور پر امام سجدہ والی سورت تلاوت کرتا ہے اور ہمارے لوگ عموماً نہیں سمجھتے اس لئے وہ رکوع چلے جاتے ہیں ۔ اس کا خیال رکھیں اور عربی لوگوں کی نماز کے مطابق آپ بھی سجدہ جانا ہو تو سجدہ ہی میں جائیں ۔ وہاں لوگ نمازی کے آگے سے بھی گزرتے ہیں یہ جائز ہے کیونکہ وہاں اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں اس لئے ان نئی چیزوں سے حیران نہ ہوں ۔

طواف کی کثرت کریں دھوپ سے بچیں کیونکہ وہاں اگر آپ بیمار ہو گئے تو سخت تکلیف ہو گی ۔ عمرے آپ جتنے چاہیں کریں اس کے لئے اتنا خیال رکھیں کہ طواف تو آپ عام کپڑوں میں مل کر سکتے ہیں ۔ مگر عمرہ کرنے کا جب بھی خیال ہو آپ کو مکہ شریف سے باہر جانا ہو گا اور اور احرام باندھ کر میقات سے آنا ہو گا ۔ اس کے لئے بہتر یہ ہے ۔ کہ آپ فجر کی نماز کے بعد جائیں ۔ چاہیئے ہر روز جائیں چاہے ہفتے میں ایک بار یہ بڑے اجر کا کام ہے اور وہاں آپ کا کام ہی اور کیا ہے ؟ حرم شریف کے باہر بسوں اور ٹیکسیوں والے اونچی آوازوں میں پکاریں گے چھوٹا عمرہ چھوٹا عمرہ بڑا عمرہ (وہ لوگ شوٗنا اور برا کہتے ہیں) یہ در اصل مکہ کے باہر میقات ہیں ۔ ایک دور ہے ایک قریب وہاں کا کرایا آنا جانا یعنی دو طرفہ آٹھ آنے ہے ۔ اور دور والے کا کرایہ ایک روپیہ ہے کرایا ڈرائیور دونو طرف کا لیں گے ۔ آپ کو مکہ کی حد سے باہر جانا ضروری ہے وہاں غسل کرکے احرام باندھیں یا گھر ہی سے غسل کر جائیں مگر وہاں سے احرام باندھیں سر ڈھک کر نفل پڑھیں اور سر ننگا کرکے چپل پہن کر تلبیہ پکارتے ہوئے پھر مکہ آئیں اور ساری دوڑ دھوپ کرکے عمرہ پورا کریں اپنے مردہ زندہ عزیزوں دوستوں کو آپ ثواب پہنچا سکتے ہیں ۔

کمزور لوگوں کی سہولت کے لئے کعبہ کے گرد طواف کے لئے پالکیوں کا بندوبست ہے اسی طرح صفا مروہ کی سعی کے لئے ہینڈ کارٹ (HAND CART) یعنی ہاتھ سے چلنے والی ریڑھیاں بھی ہیں ۔ جب آپ کو فرصت ملے تو مکہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائشی گھر، حضرت فاطمہؓ کی جائے پیدائش، مسجد بلال، مسجد ابوبکر، مسجد جن، غار حرا، غار ثور، جنت العلاء کی بھی زیارت کریں ۔

(باقی آئندہ)

محترم ماسٹر محمد امین صاحب بہاولپور

اوقات نماز کی حکمت

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری اپنی کتاب "میری نماز" میں لکھتے ہیں کہ:

معراج کی رات جب حضورؐ اللہ تعالیٰ کے پاس تشریف لے گئے تو حضورؐ کو پچاس نمازوں کا حکم ملا پھر حضورؐ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر کئی بار خداوند کریم کے پاس تخفیف کے لئے تشریف لے گئے چنانچہ آخری نوبت پانچ نماز تک رہی یہ بھی خدا کی خاص ایک حکمت اور رحمت تھی کہ پینتالیس معاف کر کے پانچ کر دیں لیکن ثواب پچاس کا بدستور مقرر رکھا پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اللہ تعالیٰ بڑے نقطہ نواز ہیں ایک طرف پچاس کا نقطہ اٹھا کر امت محمدیہ کے لئے تخفیف فرما دی اور دوسری طرف اجر اور ثواب کے لئے دی رحمت کا نقطہ لگا کر پانچ سے پچاس بنا دیا سچ ہے کہ جو شخص ایک نیکی کرے گا اس کو دس گنا ثواب ہو گا ویسے بھی خداوند تعالیٰ آسانی رکھنا چاہتے ہیں اور برداشت سے زیادہ تنگی دینا نہیں چاہتے اور دین نہایت سہل ہے مشکل ہرگز نہیں ہے۔

پانچ ارکان اسلام اور پانچ نمازیں پانچ اعضائے رئیسہ آنکھ، ناک، کان، زبان، ہاتھ وغیرہ کا شکرانہ ہے۔ یوں تو خداوند تعالیٰ کی بے حد نعمتیں ہیں جن کو گنا بھی نہیں جا سکتا لیکن اندرونی اور بیرونی اعضائے رئیسہ حکماء کے قریب پانچ ہی ہیں اس وجہ سے پانچ نمازیں جسم کے پانچ بڑے اعضائے رئیسہ کا شکرانہ ہیں شاید اسی لئے یہ بھی فرمایا کہ تم خدا کو اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے لیٹتے چلتے پھرتے یاد کیا کرو گویا پانچوں حالتوں کے شکریہ میں نماز کی ادائیگی ہو گی موت، قبر، پل صراط بائیں ہاتھ نامۂ اعمال اور جنت کا دروازہ بند ہونا آخرت کی پانچ بڑی مصیبتیں ہیں ان مصیبتوں سے بچاؤ کا ایک ہی علاج حدیث میں مندرج ہے فرمایا جس نے پانچوں نمازیں ادا کیں اللہ تعالیٰ اُس کو پانچ چیزیں عطا فرمائے گا۔ موت کی سختی، قبر کی تنگی، اور پل صراط کی پریشانی سے محفوظ رکھے گا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دے کر جنت میں بلا حساب داخل کرے گا۔

پانچوں نمازوں کے اوقات مقررہ میں بڑی برکت ہے حضرت ابراہیمؑ نے جب ستارہ پرستی اور چاند پرستی کے بعد سورج کو ڈھلتے دیکھا تو اپنا منہ زمین و آسمان کے مالک کی طرف کیا اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیمؑ کی یہ ادا پسند آئی اور ان کی یاد میں ظہر کی نماز فرض فرمائی مزید حضور فرماتے ہیں کہ ظہر کے وقت فرشتے آسمان پر تسبیح کرتے ہیں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور نمازی کا تعلق ملائکہ کے ساتھ ہو جاتا ہے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا صبح سے دوپہر تک اس لئے بھی کوئی نماز نہیں کہ سورج پرستی کا شائبہ تک نہ رہے بلکہ سورج ڈھلنے کے بعد یہ ثابت کرنا ہے کہ دنیا کی ہر چیز زوال پذیر ہے اور عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے عصر کی نماز حضرت آدمؑ نے شجر ممنوعہ کھایا تھا اور خدا کو ناراض کیا تھا اس طرح اُمت محمدیہ کو اس وقت میں نماز کا حکم دیا تاکہ خدا کی رضا اور رحمت کے مستحق ہو سکیں۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت یونسؑ کو مچھلی نے باہر اگلا تھا تو وہ وقت بھی عصر ہی کا تھا اور حضرت یونسؑ کی توبہ اور دعا قبول ہوئی تھی اور آپ نے دریا کا اندھیرا مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا رات کا اندھیرا اور مچھلی در مچھلی کا اندھیرا چار اندھیروں سے نجات پانے کے لئے آیت کریمہ پڑھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قید سے نجات دی اور وہ بھی عصر کا وقت تھا تو آپ نے چار رکعت بطور شکرانہ کے گذار دی تھی اسی لئے اس رحمت کی گھڑی میں نماز کا حکم ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ جب قبر میں مردہ سے سوال و جواب ہوتا ہے تو وہ وقت بھی عصر کا آخری وقت ہے ادھر منکر نکیر سوال کریں گے اُدھر نماز کا عادی شخص نماز میں لگ چکا ہو گا جیسا کہ اُسے منکر نکیر کے سوالوں کا فکر ہی نہیں عصر کی نماز مقررہ کرنے میں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک حکمت ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے۔ کہ زیادہ محبوب چیز میں جب انسان مشغول ہو تو اردگرد کی باتوں کا خیال نہیں ہوتا پھر نمازی انسان جب قبر میں نماز عصر کا فکر کرے گا تو منکر نکیر کا خوف نہ رہے گا حضورؐ نے فرمایا جس نے صبح اور عصر کی نماز ادا کی وہ ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا مغرب کے وقت کی حکمت یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی توبہ جب قبول ہوئی تو آپ نے شکرانہ میں مغرب کی نماز پڑھی تھی کیونکہ یہ حضرت آدمؑ اور ان کی اولاد پر بڑا احسان تھا اس لئے ان کی اولاد کے لئے بھی ضروری ہوا کہ مغرب کی نماز ادا کرے حضرت یعقوبؑ کئی سال تک حضرت یوسفؑ کے فراق میں بیقرار رہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر رحم فرمایا تو حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کی خبر پہنچی تو آپ نے شکریہ کی تین رکعت پڑھیں ایک بیٹے کی زندگی کا شکریہ دوم بیٹے کی واپسی کا شکریہ سوم حضرت یوسف علیہ السلام کا دین الٰہی پر قائم رہنے کا شکریہ ان بزرگ پیغمبروں کی پیروی میں ہمیں بھی اس وقت کی نماز کا حکم ہوا مغرب کے وقت سورج غروب ہو جاتا ہے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ بلیات اور جنات خبائث کا دور دورہ ہوتا ہے اس لئے بھی یہ نماز جملہ مصائب سے حفاظت میں رہنے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ یوں بھی دن بھر اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ ضروری تھا کہ مُنعم کی نعمتوں کا شکریہ ادا کریں اور نماز پڑھیں عشاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو بحر قلزم سے پار کیا اور ان کی قوم کو صحیح سلامت رکھا فرعون سے نجات دی اور لشکر فرعون کو غرق کیا ان چاروں فکروں سے نجات کے بعد حضرت موسےٰؑ نے عشاء کی نماز ادا کی چنانچہ جملہ تفکرات سے نجات کے لئے یہ نماز فرض ہوئی۔ حضورؐ کو معراج کا شرف بھی عشاء کے وقت شروع ہوا تھا لہٰذا اس بابرکت وقت کو اُمت محمدیہ کے لئے بھی بابرکت بنا دیا گیا یوں بھی نماز مسلمان کا معراج ہے اور نماز عشاء اور بھی معراج کے مشابہ ہو گئی ایسے ہی غیر مذہب کے افراد عشاء کے وقت کوئی عبادت نہیں کرتے لیکن مسلمان کو سونے سے پہلے اور سونے کے بعد خدا کی عبادت کا حکم ملا ہے تاکہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں اور لغویات میں نہ پڑیں۔

حضورؐ نے فرمایا ہے۔ کہ عشاء اور فجر کی نمازیں منافقین پر بھاری ہوتی ہیں یہ بھی ایک ترغیب ہے کہ مسلمان بخوشی عشاء اور فجر کی نماز پڑھیں لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ جب جنت سے نکالے گئے تو رات کی تاریکی سے بہت ڈر گئے اور تمام رات روتے رہے اور توبہ کرتے رہے جب صبح ہوئی تو وحشت بھی دور ہو گئی اس وقت شکریہ میں آپ نے دو رکعت نماز ادا کی یہ نماز خوف سے نجات

(باقی بر صلا)

بقیہ: اداریہ

قسم کے جشن اور خلافِ اسلام اقدامات ان کی شہرت اور عظمت کو داغدار اور عوام میں ان کی مقبولیت کو ٹھیس پہنچا سکتے ہیں اور حکومت کی راہ میں مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان کا فوری سدِ باب وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنر صاحب اپنی سابقہ روش کے مطابق فوراً اس مسئلے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور عوامی جذبات و احساسات کا خیال کرتے ہوئے معاملے کو سلجھانے کی کوشش فرمائیں گے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

یہ خبر تمام دین پسند اور علمی حلقوں میں نہایت رنج و الم اور غم و اندوہ کے ساتھ سنی جائے گی کہ ملک کے نامور عالم دین، علم و عمل کے پیکر کامل اور اس صدی کے سب سے بڑے محدث حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کے وارث حضرت مولانا محمد عبدالخالق شیخ الحدیث و صدر مدرس دارالعلوم کبیر والا ضلع ملتان مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۶۶ء کو اس عالمِ فانی سے راہیِ ملکِ جاودانی ہوگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موت ہر شخص کے لئے مقدر ہے اور جو اس دنیا میں آیا ہے اسے جلد یا بدیر بہر حال ضرور جانا ہے۔ لیکن اس علم کے باوجود بعض عالی مرتبت اور محبوب شخصیات کی موت کی خبر سننے کے لئے کان ہرگز تیار نہیں ہوتے اور جی چاہتا ہے کہ وہ ہر قیمت پر زندہ رہیں۔ چنانچہ ایسے ہی افراد میں سے حضرت مولانا محمد عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ انہوں نے زندگی بھر اپنے آپ کو علوم دینیہ کی تدریس کے لئے وقف رکھا۔ کبھی دنیا کے سب سے بڑے علمی و روحانی مرکز دارالعلوم دیوبند میں اپنے علوم کے دریا بہاتے رہے اور کبھی جامعہ عباسیہ بہاولپور، قاسم العلوم ملتان اور مدرسہ نعمانیہ میں تشنگانِ علم و حکمت کو سیراب فرماتے رہے اور آخر میں دارالعلوم کبیر والا کی شکل میں ایک عظیم درسگاہ اپنی زندۂ جاوید یادگار چھوڑ گئے۔ جو انشاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک علم و حکمت کے خزانے لٹاتی رہے گی اور حضرت مولانا مرحوم کے نامۂ حسنات میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہ درسگاہ بحر العلوم ہونے کے علاوہ اس اعتبار سے بھی مثالی حیثیت رکھتی ہے کہ ایک دور افتادہ علاقے میں اس نے چند سالوں میں جو مقام حاصل کیا ہے وہ پاکستان کے بیشتر دوسرے مدارس کئی سالوں میں بھی حاصل نہیں کر سکے۔ صرف پانچ چار سالوں میں اتنی بڑی درسگاہ اور اس کی شاندار عمارات کا معرضِ وجود میں آجانا محض صدر صاحب مرحوم کے خلوص و ایثار اور فضلِ ایزدی کا نتیجہ ہے۔

حضرت مولانا مرحوم کا بیعت کا تعلق سلسلہ نقشبندیہ کے عارفِ کامل خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے بانی قطبِ زماں حضرت مولانا احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ حضرت مولانا مرحوم قطب العالم امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور سید العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھی والہ و شیدا تھے اور مخدوم مکرم حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کے مشفق استاد تھے۔ حضرت مولانا مدظلہ نے مولانا مرحوم سے دارالعلوم دیوبند میں بیضاوی شریف اور موطا امام مالکؒ پڑھی تھیں۔ ادارہ "خدام الدین" حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کو علم و عمل کی دنیا کا ناقابلِ تلافی نقصان تصور کرتا ہے اور دارالعلوم کبیر والا کے اساتذہ و طلباء حضرتؒ کے علمی و روحانی فیض یافتگان اور پسماندگان بالخصوص حضرت مولانا منظور الحق صاحب نائب مہتمم دارالعلوم کبیر والا سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور ان کے ساتھ خود کو بھی تعزیت کا مستحق سمجھتا ہے کیونکہ مرحوم ہماری بھی علمی و روحانی متاع تھے اللہ تعالےٰ مرحوم کو مغفرت سے نوازے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آمین۔

آپ کی نماز جنازہ جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف نے پڑھائی اور جنازے میں ہزاروں لوگوں کے علاوہ جامع شریعت و طریقت عارف کامل حضرت مولانا خیر محمدؒ جالندھری، راس الاتقیاء جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا خدا بخش ملتانی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیری امام المناظرین مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا قائم الدین علی پوری اور دیگر کئی اکابر علماء و صلحاء جنہیں راقم الحروف عظیم اجتماع ہونے کی وجہ سے نہ دیکھ سکا شرکت فرمائی۔ تفصیلی حالات لکھ بھیجنے کے لئے راقم آثم نے حضرت مولانا منظور الحق صاحب اور مولانا سید نظام الدین صاحب سے درخواست کی ہے جو موصول ہونے پر انشاء اللہ شریک اشاعت ہوں گے۔

ادارہ قارئین سے حضرتؒ کے لئے ایصالِ ثواب کی درخواست کرتا ہے۔

راولپنڈی میں عظیم الشان

جلسہ

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم جامع مسجد قاضی نظام الدین راولپنڈی میں سالانہ امتحانات و تعطیلات کے موقع جمعیۃ العلماء مدرسہ مذکورہ کے زیر اہتمام ۲۶ نومبر بروز ہفتہ ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا ڈاکٹر مناظر حسین نظر ایڈیٹر خدام الدین لاہور منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور، خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان لاہوری۔ مبلغ اسلام مولانا عبدالشکور دین پوری اور دیگر مقامی علماء کرام و قراء حضرات شرکت فرمائیں گے۔

(قاری محمد شریف قصوری نمائندہ خصوصی راولپنڈی)

پرچہ نہ ملنے پر دفتر کو مطلع کریں

تاکہ فوری تعمیل کی جائے (ادارہ)

واہ کینٹ کے درسِ قرآن پر:

دو سالہ رپورٹ

محمد عثمان غنی بی۔اے منتظم درس قرآن واہ کینٹ

(۱۷) جناب محمد رفیق صاحب طالب علم جماعت دہم راولپنڈی نے لکھا:

"آپ کی کتاب "درس قرآنِ مجید" بہت ہی پسند آئی۔ میری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ جیسے بزرگانِ دین کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ ایک دفعہ اللہ تعالےٰ نے اعتکاف میں بھی بیٹھنے کا موقع دیا۔ اس وقت میں نے دسویں جماعت کا امتحان دے دیا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالےٰ کامیاب کرے"

(۱۸) شباب کریم الدین نقشبندی میرپورخاص سندھ نے لکھا

"اللہ تعالےٰ آپ کو خوش رکھے کہ جس طرح آپ حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کے درس کو خدام الدین میں چھپوا کر ایک عظیم کام کر رہے ہیں"

(۱۹) جناب محب علی سومرو صاحب شکارپور سندھ نے فرمایا:

"جب کبھی خدام الدین دیکھتا ہوں تو درس قرآن مجید کو ڈھونڈتا ہوں۔ پھر یہ خواہش ہوتی ہے کہ خدا کرے کوئی ایسا آدمی ہو جو اسکو کتابی شکل میں شائع کر دے اب تمہارا نام خدام الدین میں پڑھا۔ خدا تمہیں دونوں جہانوں میں آباد کرے اور محبوب جماعت میں شامل کرے۔"

(۲۰) جناب محمد ابراہیم قصوری صاحب ستلج کاٹن ملز کاڑہ نے لکھا:

"آپ کی دینی خدمات پر آپ کو خلوصِ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں"

(۲۱) جناب خواجہ عبدالجلیل صاحب نے پشاور سے لکھا:

"عاجز رسالہ خدام الدین لاہور برابر پڑھتا ہے جس سے بڑی روحانی مسرت ہوتی ہے اللہ تبارک و تعالےٰ آپ سب کو جزائے خیر دے"

(۲۲) جناب صوفی سکندر صاحب نے میکلوڈ روڈ کراچی سے لکھا:

"رسالہ خدام الدین میں آپکا درس قرآن مجید پڑھتا ہوں، بڑی خوشی کی بات ہے کہ درس قرآن مجید کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے"

(۲۳) جناب رحمت اللہ صاحب نے تحصیل سکرنڈ ضلع نوابشاہ سے لکھا:

"رسالہ خدام الدین میں درس قرآن از حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب مدظلہ پڑھ کر قلب میں رقت اور ایمان میں اضافہ ہوتا ہے"

(۲۴) جناب عبدالستار صاحب نے مغلپورہ لاہور سے لکھا:

"مدت دراز سے میں خدام الدین کا مطالعہ کرتا ہوں قدرتی امر ہے کہ قاضی صاحب مدظلہ العالی کے درس و تقریر سے ایسی والہانہ محبت اور عقیدت پیدا ہو چکی ہے کہ ہفت روزہ خدام الدین جب ہاتھ میں لیتا ہوں تو سب سے پہلے قاضی صاحب کا درس تلاش کرتا ہوں جب دیکھ لیتا ہوں کہ قاضی صاحب کے ارشادات عالیہ ہیں تو تسلی ہو جاتی ہے۔

اس عبرت ناک واقعہ کی روشنی میں ہم اپنے کسی بھی کام پر سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عنایت کے کوئی بھی سہارا نہیں رکھتے اور ہم اسی کی بارگاہ عالی میں اپنا دامن پھیلا کر بصد عجز و نیاز دعا کرتے ہیں کہ وہ قادر مطلق اور احکم الحاکمین ہمیں ریا سے بچائے، حسنِ نیت، اخلاص اور استقامت سے نوازے اور اپنے کلام پاک کی اس سے بڑھ کر لوجہ اللہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے ہم سے یہ توفیق سلب نہ کرے اللہ تعالےٰ ہمارے مشفق و مکرم قاضی صاحب کی صحت، عمر، علم اور ہمت میں برکت عطا فرمائے اور اس درس مقدس کو دوام بخشے۔ (آمین یا الٰہ العالمین)

(احقر محمد عثمان غنی بی اے)
19E/100 واہ کینٹ
۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

حضرتِ اقدس مولانا عبیداللہ صاحب انور دامت برکاتہم نے مندرجہ ذیل تحریر درج رجسٹر فرمائی:

"الحمد للہ! درسِ قرآن حکیم کی دوسری سالگرہ میں حاضر ہو کر انتہائی مسرت حاصل ہوئی، آج سے دو برس قبل جب درسِ قرآن عزیز واہ کینٹ میں شروع ہوا تھا تو صرف چند مقامی احباب اس میں شریک ہوا کرتے تھے لیکن اب خدا کے فضل و کرم سے دور دراز مقامات سے لوگ سفر کی صعوبتیں طے کر کے شریک درس ہوتے ہیں، در اصل جہاں یہ قرآن کریم کی کشش، اس کی برکت ہے وہاں یہ حضرت قاضی صاحب موصوف کے اخلاص و للّٰہیت اور داعی حضرات کے خلوص کی بھی دلیل ہے۔

چراغ مصطفوی سے شرارِ بولہبی روزِ ازل سے دست و گریبان رہا ہے۔ آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گا۔ چنانچہ یہاں بھی شیطان نے روڑے اٹکانے کی اپنی سی کوشش کی۔ لیکن جیسے ہمیشہ صداقت کے مقابلہ میں طاقت نے شکست کھائی ہے، یہاں بھی قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کا منظر دیکھنے میں آیا۔

منتظمین حضرات اس کار خیر کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر انجام دے رہے ہیں، انعقادِ درس اور مہمانوں کی خدمت کے مصارف آپس میں بانٹ لیتے ہیں، چندہ وغیرہ قطعی نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ ان کی اس خدمت کو شرفِ قبول سے نوازیں۔

میں صمیمِ قلب سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ ربّ العزت ان خدام قرآن کو دین و دنیا میں عزت و عظمت اور برکت عطا فرمائیں۔ انہیں اور ان کی نسلوں کو خدمتِ اسلام کے لئے قبول فرمالیں۔ یا الٰہ العالمین آمین۔

محتاجِ دعا سیہ کار احقر عبیداللہ انور
۱۴ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ - ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

اعلانِ حق

واہ کینٹ کے درسِ قرآن کی دوسری سالگرہ کے موقع پر مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء کے عظیم اجتماع میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب اور ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر کی تقریروں کے بعد جناب ملک محمد زمرد خان صاحب نے دو تین منٹ کا وقت مانگا جو منتظمین کی طرف سے دیدیا گیا۔ جناب ملک صاحب نے اپنے دلی جذبات کا اظہار جن الفاظ میں کیا وہ من و عن درج کئے جاتے ہیں نیز حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ کے بیان کا اقتباس بھی پیش خدمت ہے جو ملک محمد زمرد خان صاحب کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ ملک محمد زمرد خان صاحب انگلینڈ ریٹرنڈ (ENGLAND RETURNED) ہیں۔ آپ کے بہت بڑے لینڈ لارڈ ہیں۔ اور پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ میں گیزیٹڈ آفیسر GAZETTED OFFICER ہیں۔ (محمد عثمان غنی بی اے واہ کینٹ)

ملک محمد زمرد خان صاحب کا بیان

"معزز حاضرین! السلام علیکم۔ میں نہ تو کوئی عالم ہوں اور نہ ہی مقرر، صرف اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کرنے کے لئے اجازت مانگی ہے اور اس تھوڑے سے وقت کے اندر درس قرآن کے اس اجلاس کے متعلق عرض کروں گا۔ جناب خوشی محمد صاحب سے میری بہت پرانی دوستی ہے یعنی تقریباً عرصہ بارہ تیرہ سال سے اور ان کی اور میری مذہبی معاملات پر اکثر بحث ہوتی رہتی تھی کیونکہ مجھے یہ وہم تھا کہ میرے اور ان کے عقائد مختلف ہیں۔ جب سے حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب واہ کینٹ میں درس قرآن دینے لگے ہیں جناب خوشی محمد صاحب مجھے اس درس سننے کی اکثر دعوت دیا کرتے تھے مگر میں دو وجوہات کی بنا پر ٹالتا رہا۔ ایک وجہ تو وہی تھی جو پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں سمجھتا تھا کہ ان کے اور میرے عقائد کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل ہے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ میں ہر اتوار اپنے گاؤں جاتا تھا اور کبھی ناغہ نہ کرتا تھا کیونکہ واہ کے قریب ہی میرا گاؤں ہے اور میں اپنے گاؤں سے بے حد تعلق خاطر رکھتا ہوں۔ خوشی محمد صاحب نے بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑا اور برابر دعوتِ شرکت دیتے رہے آخر میں نے بھی ایک دن صرف جناب قاضی صاحب کو دیکھنے اور ان کے خیالات پرکھنے کے لئے مجلس میں آنے کا ارادہ کر لیا۔ اللہ تعالےٰ کی مہربانی ہوئی اور میں درس سننے آیا۔ پہلے ہی درس نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میرا گاؤں جانا بھی بند ہو گیا۔ اور اب نہ صرف خود بلکہ اپنے دوستوں اور ماتحتوں کو بھی درس میں لانے کی کوشش کرتا ہوں۔

کسی پچھلے درس میں حضرت قاضی صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کچھ منافق بھی مسلمانوں

کا روپ دھار کے مجلس میں آجاتے تھے اور جب دربارِ نبیؐ سے اٹھ کر اپنے گروہ میں واپس جاتے تو ان کے استفسار پر کہتے کہ بھئی ہم تو وہاں ٹھٹھا کرنے گئے تھے۔ اسی طرح اس مجلس میں بھی کچھ اس قسم کے لوگ ضرور ہوں گے۔ ابھی ابھی ایک بزرگ نے تقریر کی اور آپ سب کو نماز پڑھنے کی تاکید کی۔ اس کی تائید میں انہوں نے ہاتھ بھی اٹھوائے اور آپ سب نے ہاتھ بھی کھڑے کر دیئے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پر کون عمل کرتا ہے۔ اگر کچھ لوگ ہاتھ اٹھانے کے بعد اور اس مجلس سے اٹھ جانے کے بعد نماز نہیں پڑھتے تو میرے خیال میں وہ اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔

میرے کان اکثر بریلوی اور دیوبندی اختلاف کے متعلق سنتے رہتے ہیں مگر میں جب سے یہ درس سننے لگا ہوں اس محفل میں آکر مجھے یہ فائدہ ہوا اور پتہ چلا کہ تعلیم اور مقصد دونو کا ایک ہے اور اس میں کسی قسم کا ہیر پھیر نہیں مگر کچھ لوگوں نے اپنے ذاتی اغراض کے لئے بے جوڑ اور بے تکی باتیں کر کے یہ تفرقہ پیدا کر رکھا ہے

مجھے افسوس ہے کہ منتظمہ نے اس مجلس میں مقررین حضرات پر وقت کی پابندی عائد کر رکھی ہے حالانکہ ہونی نہیں چاہیئے تھی۔ کل مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۶ء مقامی ہائی سکول میں ایک مباحثہ تھا جو دن کے دو بجے شروع ہوا وہاں سے لوٹے تو کلب میں نسیم بیگم کا گانا تھا وہاں چلے گئے اور رات وہیں ضائع کر دی اگر مباحثوں اور موسیقی کی محفلوں میں انسان اتنا وقت دے سکتا ہے تو پھر اس مجلس پر پابندی نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ یہ تو اللہ اور رسول کی محفل ہے، عوام کو اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے دیا جاتے" فقط۔

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

کی تقریر کا اقتباس

....."مجھے خوشی ہوئی آپ کے نمائندے نے جو یہاں آخیر میں اپنے خیالات سے متنبہ" کیا کہ جتنا موقع ملے زیادہ سے زیادہ بزرگوں کو جو اس سے پہلے اپنے ارشادات سے آپ کو نواز چکے ہیں، ان کو موقعہ دیا جائے اگر یہ بات پہلے فرما دیتے تو شاید پروگرام میں کچھ تغیر ہوتا اور بات ذرا کھل کر کہہ سکتے اب چونکہ آخر میں دعا کے وقت انہوں نے بات ارشاد فرمائی ہے انشاء اللہ آئندہ اگر کبھی اس طرح کی مجلس منعقد ہوئی تو پھر یہ پابندی وقت کی ذرا نرم کر دیں گے لیکن اب جیسا پروگرام ہے اسی کے مطابق ہونا چاہیئے۔ بہر حال میں ان کے جذبات کی دل سے قدر کرتا ہوں اور ان کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے اپنے صحیح جذبات کا دل کھول کے اظہار کیا چند منٹ کے اندر، بات وہی ہے کہ اللہ کی ذات ایک، اللہ کا رسول ایک، اللہ کا کلام، قرآن ایک، اور پھر مسلمان بھی ساری دنیا کے اندر ایک خدا، ایک قرآن اور رسول کو ماننے والے اور ایک صراطِ مستقیم پہ چلنے کا ارادہ اور عہد کرتے ہیں۔ ان کے پھر آپس میں یہ اختلافات بنیادی حیثیت تو یقیناً نہیں رکھتے، ان فروعی اختلافات کو اتنی ہمت دینا کہ لوٹ کھسوٹ اور جھپٹ اور جھٹک اور آپس میں سر پھٹول اور خون خرابہ اور ایک دوسرے کے خلاف الزامات اور اتہامات جو ہوتے ہی رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس قوم کو اس سے ہمیشہ کے لئے نجات عطا فرمائے اور قرآن ایک ہے تو اللہ تعالیٰ اس ملت اسلامیہ کو بھی ایک اکائی میں تبدیل فرما دے اور یہ دلوں کی دوائی اللہ تعالیٰ قرآن کی برکت سے اور اپنے حبیبؐ کے طفیل دھودے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا اور کھرا محمدی مسلمان بنائیں، بناوٹی، پنجابی پختو، بنگلہ، سندھی، ایرانی اسلام سے بچائیں، صحیح محمدی اسلام، قرآن والا اسلام، صحابہ کرام کا معمول اسلام اور انبیائے کرام نے جو تعلیمات آدم علیہ السلام سے لے کر جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک پیش کی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دل میں جگہ دینے کی، دماغ میں بسانے کی اور اسے عمل میں لانے کی توفیق عطا فرمائیں

بقیہ: مجلسِ ذکر

آپ کی تھوڑی کمائی میں بہت زیادہ برکت دے گا اور اس نیک کمائی سے تھوڑا خرچ کیا ہوا حرام کمائی سے لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کرنے سے افضل و بہتر ہو گا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوتے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کیں۔ میرے واپس لوٹنے پر موسےٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے کہا روزانہ پچاس نمازیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ تیری امت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکیں گی۔ خدا کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اپنے رب کے ہاں لوٹ جایئے اور اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ کہ میں لوٹ کر گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے دس نمازیں معاف فرما دیں پھر موسےٰ علیہ السلام کے ہاں لوٹ کر آیا۔ پھر انہوں نے ویسا ہی کہا۔ پھر میں لوٹ کر گیا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے دس اور معاف فرما دیں۔ اور اس طرح موسےٰ علیہ السلام کے پاس آنے اور پھر بارگاہِ الٰہی میں لوٹ کر جانے سے باقی پانچ نمازیں رہ گئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر تخفیف کروانے کے لئے کہا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اب مجھ کو شرم آتی ہے۔ اب میں راضی ہو جاتا ہوں اور اپنا اور ان کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں پھر ایک منادی کرنے والے نے آواز دی۔ کہ اللہ نے اپنے مقرر کئے ہوئے حکم کو پورا کر لیا۔ اور اپنے بندوں سے تخفیف بھی کر دی۔ اب جو ان پانچ نمازوں کو پڑھے گا۔ ثواب اس کو پچاس نمازوں کا ملیگا

حضرات! آپ دیکھ لیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت مرحومہ کے لئے کیا تحفہ لائے ہیں۔ روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ رسولؐ خدا اپنی امت مرحومہ کے لئے بارگاہ الٰہی سے پانچ وقت کی نمازوں کا تحفہ لائے ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ معراج شریف کو سچا جانے اور معراج شریف کی خوشی میں وہ تحفہ و تبرک جو رسول کریمؐ لائے ہیں۔ اس کو قبول کرنے اور اس تحفہ معراجیہ کو تادمِ لحد ہاتھ سے جانے نہ دے۔ جو شخص اس تحفہ کو قبول نہیں کرتا وہ گویا کہ معراج شریف کی برکتِ آسمانی سے محروم رہنا چاہتا ہے۔ اور سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ ہاتھ مبارک جو اپنی امت کے ہر کلمہ گو کو تحفہ معراجیہ دینے کے لئے بڑھا ہوا ہے۔ اس سے تحفہ لینے کا انکار کر رہا ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور کفر کو ملانے والی چیز نماز کا ترک کرنا ہے (مسلم)

یعنی جو شخص نماز ترک کرتا ہے اس میں کفر کی بو آ جاتی ہے۔ ایک دوسری حدیث کا مضمون یہ ہے۔ کہ جو لوگ نماز میں شریک نہیں ہوتے جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا دیا جائے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھ کو تحفہ معراج کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بقیہ:- بچوں کا صفحہ

آپ سب کچھ جانتے ہیں تو پھر اس دنیائے دُنی کے عوض کیوں بہشت کو فروخت کرتے ہیں خدا کے لئے اس حرام کھانے پینے سے بچو حرام کھانے والے کی نہ تو زکوٰۃ قبول ہوتی ہے اور نہ صوم و صلوٰۃ اور نہ ہی اس کے کھانے پینے میں برکت جتنا آتا ہے اس سے زیادہ خرچ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حرام سے بچنے اور حضور نبی کریمؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

بچوں کا صفحہ

ضمیر احمد
ادیب عالم

حرام سے بچو

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون ۝

(پ۲ س بقرہ رکوع ۲)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق (طور پر) مت کھاؤ اور ان (کے جھوٹے مقدمہ کو) حکام کے یہاں اس غرض سے رجوع مت کرو کہ (اس کے ذریعہ سے) لوگوں کے مالوں کا ایک حصہ بطریق گناہ (یعنی ظلم) کے کھا جاؤ حالانکہ تم کو (اپنے جھوٹ اور ظلم کا) علم بھی ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ سے آ رہے تھے کہ ایک عورت نے آپ کو کھانے کیلئے بلا بھیجا۔ آپ تشریف لے گئے، جب کھانا شروع کیا تو صحابہ رض نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لقمہ چبا رہے ہیں مگر نگلا نہیں جاتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بکری کا یہ گوشت مالک سے بغیر پوچھے ہی استعمال کر لیا گیا ہے۔ اس عورت نے کہا یارسول اللہ ﷺ پہلے تو میں نے ریوڑ سے بکری خریدنے کے لئے آدمی بھیجا۔ جب وہاں سے بکری نہ ملی تو میں نے اپنے پڑوسی کے پاس قیمت سے بکری لینے کے لئے آدمی بھیجا۔ لیکن پڑوسی نہ ملا اس کی بیوی نے بکری بھیج دی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیدیوں کو کھلا دو۔

صدقے کی کھجور کا خوف

ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام رات جاگتے رہے اور بیقراری کی حالت میں کروٹیں بدلتے رہے جب ازواج رض مطہرات میں سے کسی نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کیا وجہ ہے کہ نیند نہیں آتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کھجور پڑی تھی میں نے اٹھا کر کھا لی تھی کہ خراب نہ ہو جائے اب مجھے یہ فکر ہے کہ کہیں یہ کھجور صدقہ کی نہ ہو۔

یہ تھی آقا کی حالت کہ معمولی شبہ پر تمام رات پریشان رہے کہ کہیں کھجور صدقہ کی نہ ہو یہ تھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان۔ اب غلاموں کی حالت دیکھئے کہ رشوت سود چوری ڈاکہ ہر قسم کا ناجائز مال ان کے ہاں آتا ہے؟ اور پھر یہ ناجائز مال کھا کر دعویٰ کرتے ہیں؟ کہ ہم بھی غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی لمبا سفر کرتا ہے، پریشان بالوں والا غبار آلودہ اپنے ہاتھ اے رب اے رب کہتے ہوئے آسمان کی طرف پھیلاتا ہے مگر اس کا کھانا حرام پینا حرام اور لباس حرام سو اس حالت میں اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

قرآن مجید میں باری تعالےٰ نے واضح کر دیا کہ اس طرح سے کسی کے مال کھانے کو رشوت کہتے ہیں اور یہ سخت گناہ ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی مصیبت زدہ کیوں نہ ہو۔ اگر اس کی خوراک پوشاک اور تربیت مال حرام مال سے ہوئی ہے تو اس کی دُعا بارگاہِ ربّ العزّت میں کبھی بھی قبول نہیں ہو سکتی۔ دوسری حدیث میں اس کا ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ پاک ہے اور پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے۔ چوں کہ جو مال حرام کھاتا ہے اس کی غذا حرام ہے۔ اب جو آواز حرام کھانے والے کے معدے سے پیدا ہوگی ایسی خبیث آواز بارگاہ رب العزت میں قبولیت کا سبب نہیں ہو سکتی۔

رشوت لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ رشوت کئی طریقہ سے دی جاتی ہے تحفہ ہدیہ سالگرہ اور کئی قسم کی فنکشن محض رشوت پر مبنی ہوتی ہیں۔ جہاں دنیا نے دوسرے کاموں میں ترقی کی وہاں اب رشوت ستانی کے بھی ایسے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں۔ کہ اگر کسی افسر بالا کو علم بھی ہو جائے تب بھی وہ کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتا کئی دفعہ دوسرے اور تیسرے آدمی کے ذریعہ رشوت لی جاتی ہے اور اکثر یہ تجارت بیگمات کے ذریعہ ہوتی ہے۔

وہ دور رشوت ستانی کا بچپن تھا جبکہ ناجائز کام کرانے کے لئے رشوت دینا پڑتی تھی اب تو ہر کام کرانے کے لئے رشوت کی ضرورت ہے۔ خواہ جائز ہو یا ناجائز۔ رشوت لینے والے کی نسبت رشوت دینے والے کوشاں رہتے ہیں کہ کس طرح رشوت دیگر کرایا جائے اور جو افسر رشوت نہیں لیتے، لوگ ان کو برا جانتے ہیں۔ ناانصاف بتاتے ہیں ان کو سخت کہتے ہیں۔ غرض رشوت ستانی روزمرہ زندگی کا ایک اہم جزو بن گیا ہے۔ صرف ملازم ہی نہیں بلکہ سب تاجر اور کاروباری اس مہلک بیماری کا شکار ہیں۔ جس طرف نظر دوڑائیں رشوت ستانی کا بازار گرم ہے۔ مسلمان حرص و ہوس کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

اے دُنیا کے مزین جال میں پھنسنے والو! ذرا چشم بصیرت کھولو اور اپنی عاقبت سدھارو۔ کیا آپ کو مرنا یاد نہیں، کیا آپ قبر کے عذاب سے واقف نہیں کیا آپ قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے، کیا آپ اپنے رب کے پاس لوٹ کر نہیں جائیں گے، کیا آپ کو دوزخ کا علم نہیں، کیا آپ کو رشوت ستانی کے عوض جنت دینے کا وعدہ کیا گیا؟ اگر ایسا نہیں ہے اور

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۴-۵۱-۲۴ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۹/۳۹-۷۶۷-۲-۹ DD مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

بہت سے ایجنٹ حضرات ایسے ہیں جن کے ذمے تین چار چار ماہ کے بل واجب الادا ہیں باوجود بار بار یاددہانیوں کے یہ حضرات بلوں کی ادائیگی نہیں کرتے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر ادارہ کے لئے موجب پریشانی ہے کاغذ دن بدن گراں ہو رہا ہے اور دیگر اخراجات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے مگر ایجنٹ حضرات ادارہ کی اقتصادی پریشانی کی طرف بالکل توجہ نہیں فرماتے۔

ان حالات کے پیش نظر ادارہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جو حضرات ۱۵ دسمبر تک حساب بے باق نہیں کریں گے انکے نام ترسیل بند کر کے اور اس مقام پر ایجنسی کا تبادل انتظام کیا جائے۔

لہٰذا جن حضرات کے ذمے تین چار چار ماہ کے بل واجب الادا ہیں۔ فوراً روانہ فرما کر حساب بیباق فرمائیں ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء تک ان حضرات نے اگر حساب بیباق نہ کیا تو ان کے نام شائع کر کے اس مقام پر ایجنسی کا تبادل انتظام کیا جائے گا۔

امید ہے اعلان ہذا پڑھتے ہی تمام ایجنٹ اپنا اپنا حساب فوری بیباق کر کے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (ادارہ)

مقامات ولایت

حضرت شیخ التفسیر نور اللہ مرقدہ کی سوانح کا دوسرا حصہ ہے۔ آپ کے علمی، عملی اور روحانی مقامات کو کتاب و سنت کی روشنی میں نہایت شرح و بسط سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے عصر حاضر کے قطب الاقطاب اور مجاہد اکبر کی مکمل زندگی کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ اس پر بھی حضرت قاری مولانا عبید اللہ انور صاحب نے نہایت ناقدانہ نظر ثانی فرمانے کے بعد طباعت کی اجازت بخشی تھی — قیمت مجلد چھ روپے

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔